INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

۲۵

۲۲ر تا ۲۸ر جمادی الثانی ۱۴۱۶ھ بمطابق ۱۷ر تا ۲۳ر نومبر ۱۹۹۵ء

قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ

مسلمان ایک انقلابی قوم

ختم نبوت

ذکری عقائد آپ کی عدالت میں

دورِ جاہلیت اور دورِ اسلام (ایک تقابلی جائزہ)

آپ کے مسائل

مولانا مفتی منیر احمد اخون

سوال.....) ہم ایک نیم سرکاری ادارے میں ملازم ہیں' یہاں پر اکثر ملازمین صحیح طور پر اپنی اپنی ڈیوٹی سرانجام نہیں دیتے۔ جبکہ تنخواہ بمع اوور ٹائم پورا وصول کرتے ہیں۔ ملازمین کا یہ کہنا ہے کہ ادارے نے ہم سے جو (مراعات) دینے کے وعدے کئے ہیں۔ اس میں سے کچھ وعدے ادارہ پورے نہیں کررہاہے۔ اس لئے ہم بھی ڈیوٹی پورے طور پر سرانجام نہیں دے رہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کچھ ڈیپارٹمنٹ ایسے ہیں جن میں شفٹوں میں کام ہوتا ہے۔ شفٹ کے ملازمین نے اپنے طور پر یہ طے کیا ہوا ہے مثلاً" چار آدمی ایک شفٹ میں ہوں اور ان میں سے دو ملازم ڈیوٹی پر پہنچ جاتے ہیں۔ دوسرے وقت بقایا دو ملازم ڈیوٹی پر پہنچ جاتے ہیں اور پہلے والے دو ملازم ڈیوٹی پر نہیں آتے اور حاضری پر پہنچ جاتے ہیں اور پہلے والے دو ملازم ڈیوٹی پر نہیں آتے اور حاضری چاروں ملازمین کی لکھ دی جاتی ہے۔ ان ملازمین کے آپس کے اس معاملے سے ادارے کا کام بھی نہیں رکتا اور ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ کو (جس کو ادارے نے منتخب کیا ہوا ہے)۔ بھی ان معاملات کا علم ہے۔

تیسری بات یہ ہے کچھ ملازمین جو کہ ڈیوٹی اور اوور ٹائم صحیح طور پر ادا کرتے ہیں ڈیپارٹمنٹ کا سربراہ ان کو اوور ٹائم کئے ہوئے سے زائد لکھ کر منظوری کے لئے افسران بالا کے پاس بھیج دیتے ہیں جو کہ لازماً" منظور ہوتا ہے۔

۱...) ایسے ملازمین کی تنخواہ بمع اوور ٹائم پورا وصول کرنا حلال ہے یا حرام؟

۲...) اگر ادارہ وعدہ خلافی کرے تو ملازمین کو ایسا کرنے کا حق ہے؟

۳...) ملازمین کا آپس میں معاملہ کرنا کیسا ہے؟

۴...) ملازمین کو زائد اوور ٹائم کے روپے وصول کرنا کیساہے؟

فضل غنی پاپوش نگر کراچی

جواب.....۱) عام طور پر سرکاری و غیر سرکاری محکمہ جات میں ملازمت اجیر خاص کی حیثیت سے ہوتی ہے' اجیر خاص وہ ملازم جو طے کردہ مقررہ اوقات میں حاضری کا پابند ہو اور ان اوقات میں کسی غیر متعلق کام میں مشغول ہونے کا مجاز نہ ہو چنانچہ وہ ملازمین جو اپنے فرض منصبی کو عمداً" صحیح نہیں بجالاتے اور اس کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں وہ شرعاً" اور قانوناً" مجرم ہیں ان کی تنخواہ اور اوور ٹائم بھی مشکوک ہوجاتا ہے۔

اس وعدہ خلافی پر ملازمین قانونی چارہ جوئی کرنے کے حق دار ہیں اور مطالبہ کا پورا پورا حق رکھتے ہیں مگر اس کے بدلہ میں اپنے فرض منصبی میں کوتاہی کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔

جواب.....۳) ملازمین کا یہ معاملہ ناجائز ہے کیونکہ یہ لوگ اجیر خاص ہیں' ان کا بنفس نفیس ڈیوٹی پر حاضر ہونا ضروری ہے ورنہ یہ تنخواہ کے قطعاً" مستحق نہیں ہیں۔

جواب.....۴) یہ زائد رقم ڈیوٹی اور اوور ٹائم صحیح طور پر ادا کرنے والوں کے لئے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے انعام اور عطیہ ہے جو بالکل حلال ہے۔

i... کمافی الھندیۃ والاجیر الخاص الذی یستحق الاجر بتسلیم نفسہ فی المدۃ وان لم یعمل الخ (ص۳۱'۳)

وفی فتح القدیر اذا تعمد الفساد فیضمن بالتعدی کالمودع اذا تعدی الخ (ص۷۰'۸)

ii... اذا استوجروا لم یضمنوا لمن استاجرھم الا بما تعمدوا فیہ الخ (کمافی فتح القدیر ص۷۰'۸)

iii... کمافی فتح القدیر ای سلم نفسہ ولم یعمل مع التمکن اما اذا امتنع من العمل و مضت المدۃ او لم یتمکن من العمل ومضت المدۃ لم یستحق الاجر لانہ لم یوجد تسلیم النفس الخ (ص۶۸'۸)

iv... کمافی الحدیث من قتل قتیلا فلہ سبلہ' او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام

سوال .....) ہمارے شہر کوئٹہ میں پیمنٹ کے نام سے گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کا کاروبار ہوتا ہے' جس کا طریقہ کار یہ ہے کہ زید ایک گاڑی اسی ہزار کی خریدتا ہے اور وہی گاڑی ایک لاکھ روپے میں ایک سال کے ادھار پر بکر کو دیتا ہے اور بکر جسے پیسوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے وہی گاڑی دوبارہ شوروم کے مالک کو پانچ ہزار کے نقصان پر اسی وقت فروخت کردیتا ہے۔

۱... یہ کاروبار جائز ہے یا سود؟

۲... اگر ناجائز ہے تو اس آدمی کے ساتھ کھانا کیسا ہے؟

جواب .....) اگر اس "پیمنٹ" نامی بیع میں فقہی تقاضوں کو پورا کیا جاتا ہے تو یہ طریق کار صحیح ہے' اس کی تفصیل یہ ہے کہ اولاً" زید اور بکر کے درمیان جو بیع ہوئی ہے وہ تام ہونی چاہئے اس طور پر کہ بکر اس گاڑی پر پورا قبضہ کرلے اور وہ گاڑی بکر کے ضمان میں داخل ہوجائے۔ اس کے بعد وہ شو روم کے مالک کو فروخت کرے کہ شو روم کا مالک اس پر مکمل قبضہ کرے تاکہ بیع مالم یقبض لازم نہ آئے۔ بہرکیف ادھار میں قیمت زیادہ لگانا اور نقد میں کم کرکے فروخت کرنا جائز ہے بشرطیکہ خریدار خرید ہوئی چیز پر پورا قبضہ کرکے آگے فروخت کرے ورنہ یہ بیع ناجائز ہے اور واجب الفسخ ہوگی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوة

۲۲ تا ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۱۶ھ
بمطابق ۱۷ تا ۲۳ نومبر ۱۹۹۵ء

جلد نمبر ۱۴
شمارہ نمبر ۲۵

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ	۴
ذکری عقائد۔ آپ کی عدالت میں	۶
ختم نبوت	۹
دور جاہلیت اور دور اسلام۔ ایک تقابلی جائزہ	۱۳
مسلمان ایک انقلابی قوم	۱۶
اخبار ختم نبوت	۱۸
قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ	۲۰

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۸۰
سہ ماہی ۴۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۴۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۳۵ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۳۰ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت — الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا | طابع: سید شاہد حسن | مطبع: القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت: ۱۰۳ بنوری ٹاؤن کراچی

اداریہ

علماء کا سفر آخرت .... مجالس علم کی ویرانی

گزشتہ دنوں اہل حق علماء کرام کے یکے بعد دیگرے اس دنیا سے تشریف لے جانے سے پوری اہلسنت والجماعت ایک صدمے اور غم کی کیفیت میں ہے۔ ایک بزرگ کا غم ہی سنبھلنے نہیں دیتا چہ جائیکہ کہ کئی بزرگوں کا بیک وقت رخصت ہو جائیں تو اس نقصان کا اندازہ وہی کر سکتا ہے جس کو خدانخواستہ کبھی ایسی صورت حال سے دوچار ہونا پڑے اللہ تعالیٰ ہر جماعت کو اس سے محفوظ فرمائے۔ قافلہ ختم نبوت کے امیر محدث العصر مولانا انور شاہ کشمیری سے امیر شریعت کا خطاب پانے والے عقیدہ ختم نبوت پر زندگی نچھاور کرنے والے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے سب سے بڑے صاحبزادے اور جانشین مولانا سید عطاء المنعم اس دار فانی سے دار بقا کی طرف تشریف لے گئے۔ مولانا ابوذر اور ابو معاویہ کے نام سے معروف تھے گزشتہ کچھ عرصہ سے فالج کے مرض کی وجہ سے صاحب فراش تھے۔ لیکن اس بیماری کے باوجود صبر و تحمل اور شکر کی عملی تصویر تھے۔ کبھی زبان پر شکوہ نہیں آیا۔ خانوادہ امیر شریعت ہونا ہی کم اعزاز نہیں تھا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت زیادہ خوبیوں سے نوازا تھا تقریر کے میدان میں آپ کو جو مقبولیت اور اثر انگیزی عطا فرمائی وہ بہت کم لوگوں کو حاصل تھی۔ بڑے بڑے اجتماعات میں جب آپ تقریر فرماتے تو مجمع جھوم اٹھتا حق گوئی کا وصف آپ کو خاندانی ورثہ کے طور پر عطا ہوا تھا۔ بڑے سے بڑا ظالم اور جابر حکمران بھی آپ کی حق گوئی کی راہ میں آڑے نہ آسکا اور آپ نے اس کو ببانگ دہل للکارا۔ جب آپ تقریر فرماتے تو الفاظ موتیوں کی لڑیوں کی طرح آپ کے سامنے دست بستہ صف باندھ لیتے۔ حق گوئی کے ساتھ خودداری بھی آپ کا خاندانی وصف تھا اگر آپ چاہتے تو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہ کے نام پر بہت کچھ دنیا کما سکتے تھے لیکن آپ نے کبھی والد محترم کی غیرت کا سودا نہیں کیا۔ فاقے تو برداشت کرلئے لیکن کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا گوارا نہیں کیا۔ اور نہ ہی والد کے نام پر کسی عہدہ کو قبول کیا۔ والد محترم کی طرف سے تربیت اور علمی شفقت کا جو ورثہ آپ کو ملا تھا اس کا حق ادا کرنے کی زندگی بھر کوشش کرتے رہے۔ مطالعے کا شوق آپ کو جنون کی حد تک تھا۔ ساری زندگی والد محترم کی جماعت مجلس احرار اسلام کی شمع کو روشن رکھا۔ نقیب ملت کے نام سے رسالہ جاری فرمایا جو کلمۃ الحق اور عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلے میں قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ کرام کی جماعت کی عظمت کا جذبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر عطا فرمایا تھا۔ کسی صحابی کی شان میں گستاخی کا شائبہ بھی آپ محسوس کرتے تو تعاقب میں لگ جاتے تھے اور منکرین عظمت صحابہ کے خلاف آپ نے مسلسل جہاد جاری رکھا۔ ایں خانہ ہمہ آفتاب کے مصداق آپ خاندان امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے وہ چشم و چراغ تھے جن کی خدمات تاریخ میں سنہری حرفوں سے لکھی جائیں گی اور قوم مدتوں آپ کے کارناموں کو مشعل راہ بنا کر کامیابی و کامرانی کے راستے پر گامزن رہے گی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد، امیر دوم مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک ایک کارکن کے لئے حضرت کی وفات ایک جانکاہ حادثہ اور عظیم صدمہ ہے۔ یہ سب لوگ خاندان امیر شریعت کے غم میں برابر کے شریک ہیں اللہ تعالیٰ اس خاندان پر ہمیشہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور ہر قسم کی آفات سے حفاظت فرمائے۔

اس دنیا سے تشریف لے جانے والے دوسرے بزرگ محترم "مولانا محمد اشرف" ہیں جن کا اسم گرامی محتاج تعارف نہیں پشاور یونیورسٹی کے ملحدانہ اور بے دین ماحول کو جس طرح خانقاہ میں تبدیل کیا وہ حضرت مولانا محمد اشرف کی خدمات کی ادنیٰ جھلک اور سلسلہ تھانویہ کا وہ انقلابی صدقہ جاریہ ہے جس کے اثرات آئندہ نسلیں محسوس کریں گی۔ حضرت مولانا اشرف صاحب معروف معنوں میں مولانا نہیں تھے لیکن حکیم الامت مجدد ملت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کی محبت حضرت علامہ سید سلیمان ندوی کی قربت اور حضرت مولانا فقیر محمد پشاوری کی توجہات اور محدث العصر سید محمد یوسف بنوری کی نوازشات نے مولانا بنا کر اہل علم کی صف اول

میں شامل کرلیا۔ مولانا محمد اشرف صاحب پشاور یونیورسٹی شعبہ عربی کے صدر کے منصب پر فائز تھے۔ آپ کا نچلا دھڑ معطل تھا دو تین خادموں کے اٹھائے بغیر آپ قطعی حرکت نہیں فرماسکتے تھے۔ لیکن یہ معذوری نہ آپ کو تصنیف و تالیف سے روک سکی اور نہ اصلاحی پروگراموں میں کوئی خلل آیا۔ آپ کا گھر خانقاہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ جہاں آپ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ، حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت مولانا فقیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے طریقہ کے مطابق نوجوانوں کی اصلاح و تزکیہ نفس کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ بڑے بڑے پروفیسر حضرات نے آپ کی محبت کی برکت سے اپنی زندگیوں میں انقلابی اصلاح فرمائی آپ کے شعبہ عربی میں جاکر ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کسی مدرسہ کے ماحول میں پہنچ گئے ہیں۔ تبلیغی جماعت میں بھی آپ نے بہت زیادہ حصہ لیا، معذوری کے باوجود تبلیغ کے لئے کئی اسفار فرمائے۔ علامہ سید سلیمان ندوی اور حضرت مولانا فقیر محمد صاحب سے آپ کو خلافت حاصل تھی۔ محدث العصر سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ سے آپ کا خصوصی تعلق تھا۔ کراچی جب تشریف لاتے حضرت بنوری کے یہاں مہمان ہونے کا شرف آپ کو ملتا۔ ماہنامہ بینات کے ذریعہ آپ نے اپنے بزرگوں کے افکار کو دنیا تک پہنچایا۔ "سلوک سلیمانی" میں آپ نے اپنے شیخ اور مربی علامہ سید سلیمان ندویؒ کے حالات زندگی کا احاطہ فرمایا ہے۔ پشاور میں آپ نے جامعہ امداد العلوم قائم فرمایا جو اس وقت صوبہ سرحد کے بڑے مدارس میں شامل ہے اور مولانا حسن جان جیسے شیخ الحدیث نے اسی مدرسہ کی زینت اور علمی اعتماد میں اضافہ کیا ہے۔ حضرت مولانا محمد اشرف کی اچانک رحلت سے ایک عظیم باب بند ہوگیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد، امیر دوم مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر ارکان مجلس کے لئے حضرت کی وفات ایک عظیم سانحہ ہے اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات عالیہ بلند کرائے۔

تیسری شخصیت جس کو تواضع و انکساری کی عملی تصویر کہنا کوئی مبالغہ نہیں ندوۃ العلماء لکھنؤ کے سابق مہتمم اور شیخ الحدیث، جامعہ بنوری ٹاؤن کے استاذ حدیث، درجہ تخصص دعوت و ارشاد کے مشرف حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کے خصوصی تربیت یافتہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحب عارفیؒ کے خلیفہ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے معتمد مولانا محمد اسحاق سندیلوی رحمتہ اللہ علیہ کی ہے۔ حضرت مولانا محمد اسحاق اس دور کی شخصیت نہیں تھے بلکہ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور کے آدمی تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت و عقیدت ان کے دل میں اتنی راسخ تھی کہ وہ اس سلسلے میں کسی قسم کی لغزش تک کو ان کی طرف منسوب کرنے والے کو معاف کرنے کے لئے تیار نہیں تھے ان کے موقف کے مطابق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں وسوسہ رکھنے والا مسلمان نہیں تھا اور وہ ایسے اس موقف کیتے دلائل دیا رکھا کرتے تھے اور علماء کرام کو اس کی تبلیغ بھی کرتے تھے۔ دار العلوم ندوۃ العلماء سے جب مولانا محمد اسحاق صاحب محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے حکم سے جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن تشریف لائے تو مولانا بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی خوشی اور مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ آپ نے بذات خود مولانا اسحاق صاحب کو مدرسہ کا معائنہ کروایا۔ اور اساتذہ کرام سے حضرت کا تعارف کراتے ہوئے جو الفاظ ادا کئے وہ مولانا محمد اسحاق صاحب کی عظمت کی دلیل تھے اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ درج ذیل ادارتی نوٹ کو ماہنامہ بینات کے بصائر و عبر کا حصہ بناکر شامل فرمایا:

> مدرسہ عربیہ اسلامیہ میں کچھ عرصہ سے باضابطہ اور مستقل طور پر دار التصنیف کا شعبہ قائم کیا گیا ہے جس کا بنیادی مقصد دین اور علم دین کی اس انداز سے خدمت کرنا ہے جس کے ذریعہ عصری دینی و علمی تقاضے پورے ہوسکیں جس طرح تدریس کے ذریعہ علم و بینہ اسلامیہ عربیہ سے ایک "صالح عالم" عنصر تیار کرنا مقصود ہے اسی طرح تصنیف و تالیف کے ذریعہ جدید نسل کی ذہنی اور دینی تربیت مقصود ہے اس مقصد کے پیش نظر اس شعبہ کی صحیح خدمت کے لئے ایک ایسی شخصیت کی بھی ضرورت تھی جو بیک وقت عربی اردو انگریزی تینوں زبانوں کا صاحب علم ادیب ہو عرصہ سے یہ آرزو تھی۔ الحمد للہ کہ یہ آرزو پوری ہوگئی اور حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی جو دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے شیخ الحدیث اور مہتمم تھے وہ تشریف لائے اور اس شعبہ میں ہمارے رفیق کار بن گئے، موصوف الحمد للہ تینوں زبانوں میں مصنف ہیں اور پختہ کار کہنہ مشق فاضل ہیں علم و عمل سیرت و صورت سب میں ممتاز اور حکیم الامت قدس اللہ سرہ کے سلسلہ سے وابستہ ہیں سنجیدہ مفکر، سیاست دان، عالم ہیں زیادہ لکھنے سے قلم اس لئے رک رہا ہے کہ اب وہ ہمارے رفیق کار ہیں۔ ضرورت یہ چند کلمے لکھنے پڑے ہیں اس وقت علاوہ تصنیف و تالیف کے مولانا موصوف کو فقہ اسلامی کے تخصص کے طلبہ و رفقاء کی تربیت سپرد کردی گئی ہے تاکہ مدرسہ سے بھی رابطہ قائم رہے توقع ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے بہت جلد ان کے افادات قلمیہ کے جواہر ریزے امت کے سامنے پیش ہوں گے۔ حق تعالیٰ ہم سب کو اخلاص و حسن نیت اور صحیح جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے۔ اس وقت اس شعبہ تصنیف میں احادیث نبویہ پر متعدد جہات سے ٹھوس علمی کام ہو رہے ہیں ان کی تفصیلات امت کے سامنے لانا یہ ہمارے مزاج کے خلاف ہے۔ حق تعالیٰ قبول فرمائے اور امت محمدیہ کو نفع پہنچائے یہ ناتمام اشارات ارباب بصیرت کے لئے ان شاء اللہ کافی ہیں ہماری آرزو یہ ہے کہ جو کام اس وقت کہیں نہ ہو رہا ہو وہ یہاں ہو جائے۔

حضرت مولانا اسحاق صاحب صرف عالم دین ہی نہیں بلکہ دنیا کے فتنوں سے باخبر ایک ایسی شخصیت تھے جو وقتاً فوقتاً علماء کرام کی رہنمائی فرماتے رہے۔ بہت سے ان فتنوں سے جو مستقبل میں اسلام کے لئے مشکلات اور عالم اسلام کے لئے مصیبت کا سبب بننے والے تھے مولانا محمد اسحاق صاحب نے انکی پہلے سے نشاندہی کرائی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد اسحاق کے درجات عالم کو بلند فرمائے۔

ذکری عقائد

آپ کی عدالت میں

غلام یاسین گزگناڑی خارانی

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آٹھ کروڑ عوام' بالخصوص علماء کرام' مفتیان شرع عظام' وکلا' قانون دان' ملک کے تمام بالا حکام اور موجودہ حکومت کے سربراہ' وفاقی وزراء و اراکین مجلس شوریٰ' صوبائی وزراء' صوبائی گورنر و ارکان سیکریٹریٹ اس مسئلہ پر فوری توجہ فرمائیں کہ:

ہمارے ملک میں ایک فرقہ بنام "ذکری" موجود ہے یہ لوگ نماز' روزہ' حج' زکوۃ اور ختم نبوت کے منکر ہیں ان کی کتابوں اور قبرستان میں قبروں کے کتبوں پر کلمہ "لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ" لکھا ہے۔ یہ لوگ اٹک سے آنے والے ملا محمد اٹکی کو خدا کا رسول اور آخری نبی مانتے ہیں۔ ان کی کتابوں ثنائے مہدی کے صفحہ نمبر۱۱' ۱۲' ۱۳ میں محمد مہدی اٹکی کو خدا کا آخری نبی اور رسول اسی طرح یہی الفاظ سفرنامہ مہدی کے صفحہ نمبر۳' ۱۵ میں بھی درج ہیں معراج نامہ صفحہ نمبر ۲۳ ثنائے محمد مہدی صفحہ نمبر۱۰' ۱۲ ذکر الٰہی صفحہ ۳۹ میں محمد مہدی کو خاتم النبیین درج کیا ہے یہ لوگ تربت کے قریب ایک پہاڑی پر جسے کوہ مراد کہتے ہیں' ہر سال ۲۷ رمضان کو حج کرتے ہیں' اپنے حج کے لئے انہوں نے وہ تمام مقامات تجویز کئے ہیں جو مسلمانوں کے حج خانہ کعبہ کے لئے مقرر ہیں ان سب عقائد کے باوجود یہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں آپ تمام بھائیوں کی عدالت میں ناچیز غلام یاسین گزگناڑی (خادم جمعیت علماء اسلام پاکستان) ان کے مختصر عقائد ذکریوں کی کتب سے پیش کررہا ہوں۔

کلمہ توحید:

تمام مسلمانوں کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اس کے مقابلے میں ذکری حضرات ملا محمد اٹکی کا کلمہ پڑھتے ہیں جو اس طرح ہے۔ لا الہ الا اللہ نوربر پاک نور محمد مہدی رسول اللہ دیکھئے ذکر توحید صفحہ نمبر۹' ۱۳' وغیرہ ذکر الٰہی صفحہ نمبر۱' ۱۰ وغیرہ نیز قبرستان میں تمام ذکری قبروں پر بھی ذکری کلمہ لکھا ہوا ہے۔

نماز:

نماز ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے مسلمان نماز کو فرض سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید میں بار بار نماز کی تاکید کی گئی ہے' مگر ذکری حضرات نماز کے منکر ہیں' اس کے مقابلے میں ذکر جلی اور ذکر خفی کو اپنائے ہوئے ہیں' دیکھئے ان کی مطبوعہ کتب ذکر توحید' ذکر الٰہی' میں ذکری ہوں وغیرہ وغیرہ میں' ان کے یہاں مسجد نہیں بلکہ ذکر خانہ ہوتا ہے' جو چوکور بغیر محراب کے ہوتا ہے۔ ذکری ذکر خانے کے دائرے میں بیٹھ کر اپنے ذکر و اذکار کرتے ہیں بلکہ چودہ مرتبہ لا الہ الا اللہ نوربر پاک نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین۔ دیکھئے سفرنامہ مہدی ص ۳ ذکر توحید ص نمبر۹' ۱۳' ۱۶' ۱۷' ۱۸' ۱۹' ۲۱' ۲۲' ۲۵' ۲۹' ۳۱' ۳۳' ۳۵' ۳۶' ۳۸ ذکر الٰہی صفحہ نمبر' ۱۰' ۱۱' ۱۲' ۱۳' ۱۴' ۱۶' ۱۷' ۲۰' ۲۳' ۲۶' ۲۸' ۳۰ وغیرہ وغیرہ۔

روزہ:

رمضان کے روزے ازروئے قرآن مسلمانوں پر فرض ہیں۔ مگر ذکری حضرات اس کے منکر ہیں وہ ذی الحجہ کے آٹھ روزے رکھتے ہیں بعض نہیں رکھتے (دیکھئے مطبوعہ کتاب میں ذکری ہوں ص ۷ تا ص ۳۷ تک)

حج بیت اللہ:

ازروئے قرآن ہر صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک مرتبہ حج خانہ کعبہ فرض ہے مگر ذکری حضرات کے نزدیک حج خانہ کعبہ فرض نہیں بلکہ منسوخ ہے وہ ۲۷ر رمضان کو تربت کے شہر کے قریب کوہ مراد نامی پہاڑی پر حج کرتے ہیں' ان کے نزدیک حج کوہ مراد ضروری اور باعث ثواب ہے جو کوہ مراد نہیں جائے گا وہ مہدی کا منکر نمازی اور کافر ہے اس سلسلے میں چوگان کا ایک بول۔

حجی ء فقیرء حج ء رونت' مایہ تربت ء گنداہ گاہ

حاجی حج ء رونت' گونش نہ انت عبدالکریم

یعنی حاجی حج کو جاتے ہیں ہم تربت (کوہ مراد) کو دیکھنے جاتے ہیں' حاجی حج کو جاتے ہیں لیکن عبدالکریم جیسے شخصیت نہیں۔ (دیکھئے بلوچ و بلوچستان کا تاریخی جائزہ ص ۳۵ سیارہ ڈائجسٹ جنوری ۱۹۷۳ء' مکران تاریخ کے آئینے میں ص ۱۰ مطبوعہ کراچی ۱۹۳۷ء' عمدۃ الوسائل ۲۹ تیر اسلام بر کور ذکریان ص ۸۔ بلوچی دنیا فرزند)

۱۹۵۶ء فروری ۱۹۶۶ء' ستمبر ۱۹۶۵ء تو کپن دور مکران نمبر۶' مارچ ۱۹۶۶ء)

سروگان کا دوسرا بول: حج و نماز روزہ جملہ بروبدوزخ' یعنی حج و نماز' روزہ سب کے سب دوزخ میں جائیں' (دیکھا آپ نے چوگان کا یہ بول نماز روزہ حج سے نفرت کا برملا اظہار ہے)

زکوٰۃ:

اسلام نے ہر صاحب نصاب پر ہر سال گزرنے پر زکوٰۃ فرض کی ہے ذکری ملائیوں کے نزدیک دس پر فرض ہے حالانکہ اسلام میں چالیس پر ایک فرض ہے چونکہ ملائیوں کو فائدہ ہے اس لئے اسے ترمیم کے ساتھ باقی رکھا زکوٰۃ ان کے ملائی کھاتے ہیں چاہے ملائی کروڑ پتی ہی کیوں نہ ہو۔ غریبوں کو دینا جائز نہیں۔

ختم نبوت:

مسلمانوں کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کے آخری رسول اور آخری نبی ہیں۔ اب قیامت تک نہ کوئی نبی مبعوث ہوگا اور نہ کوئی رسول۔ چونکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول ہیں لہٰذا شریعت بھی آخری ہے مگر ذکری حضرات کے نزدیک جیسا کہ ان کے کلمہ سے ظاہر ہے مہدی کو اللہ کا رسول مانتے ہیں ان کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منجملہ دوسرے انبیاء کے ایک نبی ہیں البتہ خاتم النبیین محمد مہدی ہے (معراج نامہ ص ۲۱' ۳۲ قلمی نسخہ نور الدین بن کمال خان)

درخشاں لکھتا ہے۔ تو ہی خاتم جملہ پیغمبران۔ تو ہی تاجدار ہمہ سروران (ثنائے مہدی ص ۱۲)

یہ لوگ ذکر و اذکار میں جو دعا پڑھتے ہیں وہ درج ذیل ہے اور قابل غور ہے۔

ترجمہ بارے رب واسطے فضل کرنے والے اور مہربانی کرنے والے۔ حیاتی دینے والے احسان کرنے والے کہ قبول کر حضرت نور محمد مہدی ہادی جو صاحب اثر ہے تعریف کرنے والوں کا بڑا ہے اللہ کا خلیفہ ہے زمین و آسمان سے بھی پاک ہے سب عارفوں کی شمع ہے عاشقوں کا چشم و چراغ ہے گلستان کا بلبل ہے۔

جو کہ ہمیشہ بوستان کے گلشن میں ہے' فردیوں کا رفیق ہے' میٹھے باغ کا بلبل ہے قرآن کی تاویل کرنے والا آخری نبی اماموں کا سید خاتم النبیین نور محمد مہدی اول و آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام (دیکھئے ذکر الٰہی ۳۹ از محمد اسحٰق درازئی مطبوعہ کراچی ۱۹۵۶ء ذکر توحید ص ۳۶ مطبوعہ کراچی ۱۹۷۳ء از شہزاد آل پاکستان ذکری انجمن آتمارام پریتم داس روڈ لیاری کراچی)

عام ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ مہدی اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہے۔ بغیر ماں باپ کے ہے' مرا نہیں بلکہ زندہ ہے اور خدا کے پاس عرش پر کرسی بچھا کر بیٹھا ہوا ہے اور امت (ذکریوں) کی وکالت کرتا ہے ان کو دوزخ میں جانے نہیں دیتا۔ ان کے عقیدے کے مطابق مہدی کا منکر کافر ہے ان کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں میں واضح طور پر دین مہدی اور شریعت مہدی اور مہدی کے امتی جیسے جملے استعمال کئے گئے ہیں معلوم ہوا کہ ذکریوں کے نزدیک مہدی مستقل دین اور شریعت لے کر آیا تھا۔

قرآن مجید:

قرآن مجید کو یونہی سطحی طور پر الفاظ میں مانتے ہیں معنوی لحاظ سے نہیں مانتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ مہدی نے آکر قرآن مجید کی تاویل کی ہے اور عبادات میں ترمیم کی ہے۔ لہٰذا پنج وقت نماز' رمضان کے روزے' حج کعبہ اور دیگر بہت سارے امور قابل عمل نہیں ہیں۔ ان کے نزدیک قرآن کے نزول میں حضرت احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واسطہ تھے۔ قرآن نازل مہدی کے واسطے ہوا۔

لہٰذا اس کی وہ تعبیر و تفسیر معتبر ہے جو محمد مہدی سے منقول ہو کیونکہ مہدی نے قرآن کی تاویل لوح محفوظ کی تحریر کے مطابق کی۔

چوگان:

یہ اجتماعی عبادت اور نفلی ذکر ہے سب سے اہم چوگان ذی الحجہ کی شب نہم' ۲۷ رمضان' چاند کی تیرہویں' چودھویں اور پندرھویں شب کو ہوتا ہے شادی یا کسی منت کے موقع پر بھی چوگان کیا جاتا ہے۔

چوگان کی امامت ایک خوش آواز عورت کرتی ہے چوگان میں کل ۳۵ بول اور ان کے جواب ہیں۔ عورت جو بول پڑھتی ہے اسے پربندک کہتے ہیں۔ چوگان کی امامت کرنے والی عورت کو سروگانی (پیش امام) کہتے ہیں اسی یا سو کے قریب افراد حلقہ باندھ کر آگے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں درمیان میں سروگانی (خوش آواز عورت) کھڑی ہوتی ہے یہ امام چوگان کہلاتا ہے۔ سروگان ترنم سے کچھ بول اپنی زبان میں بولتی ہے وہ یہ ہیں

سروگان کے بول

کے واہنت اوکے آگہ

(کون سو رہا ہے کون جاگ رہا ہے)

کوہ مراد گنج را تک ہادی

(کوہ مراد پر خزانہ نکل آیا)

ذکری لوگوں کا جواب

بندہ واب خدا آگہ

(بندہ سو رہا ہے خدا جاگ رہا ہے)

از برکت ء مہدی چراگ ء مہدی

(مہدی کی برکت کی روشنی سے)

چوگان ہمارے مذہب اسلام اور بلوچی تہذیب کے سراسر خلاف ہے۔

معراج:

احمد مصطفیٰ نے ایک مرتبہ جمعہ کے دن

اپنے صحابہ کے اجتماع میں کہا کہ محمد اور خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ عائشہ کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کہا' اللہ تعالیٰ کو احمد عربی کی یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ روز ازل سے ہی اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ نور اولین و آخرین و نبی آخر الزمان محمد مہدی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو بھیجا کہ جاکر احمد عربی کو لے آؤ تاکہ وہ یہاں آکر دیکھے کہ میرا محبوب اور خاتم النبیین محمد مہدی ہے' جبرئیل نے احمد مصطفیٰ کو پیغام پہنچایا اور ساتھ لے کر چلے جب تک فلک اول پر پہنچے تو دروازہ مقفل تھا اور فرشتہ کاکائیل اس کی حفاظت پر مامور تھا۔ اس کی ہدایت پر احمد عربی نے بڑی عاجزی سے یہ دعا پڑھی' اوپیر ما مریم اور پدر ما فرزندم' بایمان آوردہ ایم لا الہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی رسول اللہ' مہدی مراد اللہ' محبوب اللہ' نور علی کل خلق اللہ و داعیاالی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔ یہ دعا پڑھتے ہی دروازہ کھل گیا۔ پھر اور دعائیں بتائیں جن کو پڑھنے سے ہر آسمان کے دروازے کھلتے گئے اور گزرتے چلے گئے۔ آخر درخت سدرا کے نیچے پہنچے اسی قسم کی ایک طویل دعا بہت جزع اور فزع کے ساتھ پڑھنے کے بعد حاملان عرش نے درخت کے اوپر پائے عرش تک پہنچایا احمد عربی نے دیکھا کہ عرش پر اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک نہایت حسین نورانی چہرے والا دراز قد اور دراز دست باوقار شخص کرسی نشین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے احمد عربی سے کلام کیا اے احمد تو نے اپنے صحابہ کی مجلس میں خود کو محمد اور خاتم النبیین کہا ہے حالانکہ محمد اور خاتم النبیین نور اولین و آخرین مہدی ہے اور وہ یہ میرے سامنے بیٹھا ہے اسے میں کبھی اپنے سے جدا نہیں کرتا اس سے ہدایت اور علم شریعت حاصل کرو' جب احمد محمد مہدی کی طرف متوجہ ہوا تو مہدی نے کہا کہ میں باپ تو میرا بیٹا میں تجھے اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ جو تو نے اپنے اصحاب کی محفل میں کہی تیرا نام احمد ہے یا محمد تو احمد نے کہا مجھ سے (معاذ اللہ) غلطی ہوگئی میرا نام احمد ہے اور محمد خاتم النبیین تو ہے (نعوذ باللہ) یہی محمد مہدی نے ہدایات دیں۔ اور کہا تو دنیا میں جاکر میرے امتیوں (ذکریوں) سے بغض نہ رکھنا ان کا مال نہ کھانا کسی کو قتل نہ کرنا (نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد)

(ذکری عقائد پر ایک نظر بحوالہ ذکری کتب)

۱... محمد مہدی اللہ کا آخری نبی اور رسول ہے (قلمی نسخہ شے محمد ص ۱۱۷ ثنائے مہدی ۱۱' ۱۲' ۱۳)

۲... محمد خاتم النبیین ہے (قلمی نسخہ نور الدین بن ملا کملان ص ۱۲' معراج نامہ ص ۲۳ وغیرہ وغیرہ)

۳... اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے مہدی پر ایمان لانے اور اس کی دور کا عہد لیا تھا (قلمی نسخہ ملا محمد ص ۹۹ ثنائے مہدی ص ۱۲)

۴... محمد مہدی تمام انبیاء سے افضل ہے' ثنا مہدی ص ۱۱' ۱۲' سفرنامہ مہدی ص ۳ ثنائے مہدی ص ۹ از عبدالکریم۔ ذکری کون ہے ۷' ۴)

۵... محمد مہدی خدا کے نور سے پیدا ہوا ہے (قلمی نسخہ شے محمد قصر قندیہ ص ۱۱۵ سفرنامہ مہدی ص ۴ ثنائے مہدی ص ۱۳)

۶... خدا مہدی سے عشق کرتا ہے خدا عاشق مہدی اس کا معشوق ہے۔ قرآن مجید میں آیۃ واستعنک لنفسی (خط شے شکر ترجمان بلوچ ۷ر مارچ ۱۹۳۷ء خط شے شکر ۲۲ر ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ تیر اسلام پر کوور ذکریان ص ۹)

۷... مہدی ماں باپ اور اولاد سے پاک ہے۔

۸... مہدی زندہ ہے خدا کے پاس عرش پر کرسی بچھائے بیٹھا ہے۔ (قلمی نسخہ نور الدین بن ملا کملان حصہ معراج نامہ ص ۱۴۱)

۹... مہدی آخری شریعت لے کر آیا ہے (قلمی

باقی ص ۱۳ پر

مفت مشورہ لٹکے گال پچکے گال پتلا کمزور جسم۔ فون 690840 690850 کوڈ (041)
چہرے کے ڈینٹ، کمزور جسم کو موٹا مضبوط، طاقتور، سمارٹ، خوبصورت بنانے کیلئے پرانے درد، نزلہ، کیرا، دمہ، بخار، چھوٹی چھاتی وقد کو بڑھانے کے لئے۔
مردانہ، زنانہ امراض گنجاپن گرتے بال، دمہ، اٹھرا کے لئے
بالوں کو نرم گھنا سیاہ خوبصورت، بھوک لگانے، گیس معدہ بواسیر، فالج، یرقان، موٹاپا، کمزور پٹھے، بلڈ پریشر، اٹھرا رحم، جگر، مثانہ کے لئے۔
پرانی خارش، چھپاکی خون کی خرابی، پیشاب کی مرض، گردہ مثانہ کی پتھری کیلئے
چہرے کے کیل چھائیاں، نسوانی حسن، قد بڑھانے کیلئے
پچاس سال کے تجربہ کا مفت مشورہ کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ضرور ارسال کریں
پتہ حکیم بشیر احمد بشیر
محلہ غلام محمد آباد چاندنی چوک فیصل آباد، پوسٹ کوڈ 38900
رجسٹرڈ [illegible] گورنمنٹ آف پاکستان

ختم نبوت

محمد رفیع مفتی

نبوت و رسالت کا معاملہ ایسا نہیں کہ اس کے بارے میں' کسی درجے کی بھی بے اعتنائی اختیار کی جاسکے۔ انسان کی اخروی نجات کا دارومدار اس بات پر ہے کہ وہ خدا کے پیغمبروں کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرتا ہے۔ اگر وہ ان کی تصدیق کرتا اوران کے ساتھ مطابقت و ہم آہنگی کا رویہ اختیار کرتا ہے' تو اخروی کامیابی' اپنی کامل شکل میں' اس کی منتظر ہوتی ہے' اور اگر وہ ان کی تکذیب کرتا اور ان کے ساتھ سرکشی و نافرمانی کا رویہ اختیار کرتا ہے' تو پھر اخروی عذاب اس کا مقدر ہوتا ہے' چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں بہت اہتمام فرمایا ہے۔

نبی' کسی عام مصلح کی طرح' محض اپنی شخصیت اور اپنے علم کے بل بوتے پر' میدان دعوت میں قدم نہیں رکھ دیتا' بلکہ وہ پہلے سے ایک متعارف شخصیت ہوتا ہے۔ کائنات کے مالک کی طرف سے اس کا پروانہ تقرر' اس کی آمد سے پہلے' دنیا میں بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ ہر نبی' اپنے سے پہلے آنے والے نبی یا بعض اوقات انبیاء کی پیش گوئیوں کا مصداق بن کر آتا ہے۔ قرآن مجید اور پرانے صحیفوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی' اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دیتا رہا ہے۔ اس بات کی شہادت تورات' اناجیل اربعہ اور قرآن مجید میں جگہ جگہ موجود ہے۔ ان پیش گوئیوں کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ انبیاء و رسل کا معاملہ جس قدر اہمیت کا حامل تھا' اللہ تعالیٰ نے اسی قدر اس میں اہتمام بھی فرمایا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں' تورات میں ہے:

"دیکھو! میں اپنا رسول بھیجوں گا' اور وہ میرے آگے راہ راست کرے گا اور خداوند' جس کے تم طالب ہو' ناگہاں' اپنی ہیکل میں آموجود ہوگا۔ ہاں' عہد کا رسول' جس کے تم آرزو مند ہو' آئے گا۔ رب الافواج فرماتا ہے: پر اس کے آنے کے دن کی کس میں تاب ہے۔ اور جب اس کا ظہور ہوگا' تو کون کھڑا رہ سکے گا؟ کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دھوبی کے صابون کی مانند ہے۔ اور وہ چاندی کو تانے اور پاک صاف کرنے والے کی طرح بیٹھے گا اور بنی لاوی کو سونے اور چاندی کی مانند پاک صاف کرے گا' تاکہ وہ راست بازی سے خداوند کے حضور ہدیہ گزرانیں' تب یہوداہ اور یروشلم کا ہدیہ خداوند کو پسند آئے گا' جیسا ایام قدیم اور پرانے زمانے۔"

(ملاکی: باب ۳' آیت ۱ تا ۴)

اناجیل میں ہے:

"اے یوسف ابن داؤد' اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر' کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے' وہ روح القدس کی قدرت سے ہے۔ اس کے بیٹا ہوگا اور تو اس کا نام یسوع رکھنا' کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو' ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ جو خداوند نے اپنے نبی کی معرفت کہا تھا' وہ پورا ہو کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے۔"

(متی: باب ۱' آیت ۲۰ تا ۲۳)

"اور وہ خواب میں ہدایت پاکر گلیل کے علاقے کو روانہ ہوگیا اور ناصرہ نامی ایک شہر میں جابسا' تاکہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا' وہ پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائے گا۔"

(متی: باب ۲' آیت ۲۲ تا ۲۳)

"یہ سب باتیں یسوع نے بھیڑ سے تمثیلوں میں کہیں اور بغیر تمثیل کے وہ ان سے کچھ نہ کہتا تھا' تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا' وہ پورا ہو کہ میں تمثیلوں میں اپنا منہ کھولوں گا۔ میں ان باتوں کو ظاہر کروں گا جو بنائے عالم سے پوشیدہ رہی ہیں" (متی: باب ۱۳' آیت ۳۴ تا ۳۵)

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں تو اناجیل ہمیں بتاتی ہیں کہ ان کی بعثت کا مقصد ہی اپنے بعد آنے والے نبی کے لئے راہ صاف کرنا تھا۔ اناجیل میں ہے:

"اور یوحنا اونٹ کے بالوں کا لباس پہنے اور چمڑے کا پٹکا اپنی کمر سے باندھے رہتا' اور ٹڈیاں اور جنگلی شہد کھاتا تھا' اور یہ منادی کرتا کہ میرے بعد وہ شخص آنے والا ہے' جو مجھ سے زور آور ہے۔"

(مرقس: باب۱' آیت ۶ تا ۷)

قرآن مجید اسی بنا پر یہ کہتا ہے:

"اللہ تجھے یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کے ایک کلمہ کی تصدیق کرنے والا ہے۔"

(آل عمران پارہ ۳' آیت ۳۹)

حضرت مسیح نے اپنی دعوت کا آغاز کیا' تو حضرت یحییٰ جیل میں تھے۔ انہوں نے وہیں سے اپنے شاگردوں کے ذریعے سے' یہ معلوم کیا کہ یہ داعی وہی نبی ہے' جس کے ہم منتظر ہیں یا یہ کوئی

اور شخصیت ہے۔ چنانچہ انہوں نے پوچھا:

"آنے والا تو ہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ دیکھیں۔" (متی: باب ۱۱' آیت ۳)

حضرت مسیح نے جواب دیا:

"جو کچھ تم سنتے اور دیکھتے ہو' جاکر یوحنا سے بیان کردو کہ اندھے دیکھتے اور لنگڑے چلتے پھرتے ہیں' کوڑھی پاک صاف کئے جاتے ہیں اور بہرے سنتے ہیں' اور مردے زندہ کئے جاتے ہیں اور غریبوں کو خوش خبری سنائی جاتی ہے۔"

(متی: باب ۱۱' آیت ۴ تا ۵)

نبیوں اور رسولوں کے اس پورے سلسلے کے آخر میں' نبی امی ﷺ کی بعثت ہوئی آپ کی بعثت کی خبر سب نبیوں اور رسولوں نے دی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے واضح طور پر بنی اسرائیل کو یہ جتلایا تھا کہ آنے والا نبی' بنی اسماعیل میں مبعوث ہوگا۔ انہوں نے اسے جن الفاظ میں بیان کیا ہے' ان کا واضح مطلب یہی ہے کہ آخری نبی کی بعثت بنی اسماعیل ہی میں ہوگی۔

چنانچہ تورات میں بیان ہوا:

"خداوند تیرا خدا' تیرے لئے' تیرے ہی درمیان سے' یعنی تیرے ہی بھائیوں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا.....

اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں' سو ٹھیک کہتے ہیں' میں ان کے لئے' انہی کے بھائیوں میں سے' تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور وہ جو کچھ میں اسے حکم دوں گا' وہی ان سے کہے گا' اور جو کوئی میری ان باتوں کو' جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا' نہ سنے' تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا۔"

(استثناء باب ۱۸' آیت ۱۵ تا ۱۹)

استثناء ہی میں ہے:

خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکار ہوا' وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشیں شریعت' ان کے لئے تھی۔"

(باب ۳۳' آیت ۲)

نبی ﷺ کے بارے میں پیش گوئیاں' اناجیل میں ان الفاظ میں مذکور ہیں:

"یسوع نے ان سے کہا کہ کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا' وہی کونے کے سرے کا پتھر ہوگیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا' اور ہماری نظر میں عجیب ہے۔

اس لئے میں تم سے کہتا ہوں: خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو' جو اس کا پھل لائے' دے دی جائے گی۔ اور جو اس پتھر پر گرے گا' اس کے ٹکڑے ہوجائیں گے' مگر جس پر وہ گرے گا' اسے پیس ڈالے گا۔"

(متی: باب ۲۱' آیت ۴۲ تا ۴۴)

"اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا' دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔" (یوحنا: باب ۱۴' آیت ۳۰)

قرآن مجید میں باقاعدہ ان پیش گوئیوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ سورہ اعراف میں ہے:

"جو پیروی کریں گے اس نبی امی رسول کی' جس کا ذکر' وہ اپنے ہاں' تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔" (۷:۱۵۷)

حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت کا ایک مقصد حضرت محمد ﷺ کی بشارت دینا تھا۔ سورہ صف میں ہے:

"اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل' میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں' ان پیش گوئیوں کا مصداق' جو مجھ سے پہلے تورات میں موجود ہیں اور ایک رسول کی بشارت دیتا ہوا آیا ہوں' جو میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام احمد ہوگا۔" (۶۱:۶)

یہ سب پیش گوئیاں اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ نبی کوئی مبہم شخصیت نہیں ہوتا۔ وہ اپنی نبوت منوانے کے لئے کوئی بحث و مباحثہ نہیں کرتا' نہ وہ پہلے سے واضح باتوں کے نئے نئے مطالب بیان کرتا ہے اور نہ کچھ نادر نکتے تراشنے کے بعد' اپنی نبوت کے لئے' کچھ ایسے دلائل لاطائل قوم کے سامنے لاتا ہے' جنہیں اگر کوئی عامی سنے' تو سمجھنے سے قاصر ہو' اور عارف سنے' تو یہ دلائل نبوت' دعویٰ نبوت کا ابطال کرتے نظر آئیں۔ نبی کی شخصیت ایسی واضح ہوتی ہے جس میں کوئی ابہام نہیں ہوتا اور اس کی دلیل نبوت ایسی قاطع ہوتی ہے' جس سے انکار ممکن نہیں ہوتا۔ وہ خدا کی راہ ڈھونڈنے والوں کی مراد اور طالبان حق کی طلب بن کر آتا ہے۔ وہ اپنا تعارف ہی یہ بات کہہ کر پیش کرتا ہے کہ میں کوئی اجنبی نہیں ہوں' میں تو ان پیش گوئیوں کا مصداق ہوں جو پہلے سے تمہارے ہاں پائی جاتی ہیں۔ اگر وہ کوئی کتاب موعود لے کر آتا ہے' تو اس کے بارے میں بھی یہی بات پیش کی جاتی ہے کہ یہ کتاب ان پیش گوئیوں کی مصداق ہے' جو پہلے سے تمہارے ہاں موجود ہیں۔ قرآن مجید چونکہ کتاب موعود تھی' لہٰذا یہ جب نازل ہوئی' تو اس کے حق میں بھی یہی دلیل دی گئی۔ سورہ بقرہ میں ہے:

"(اے یہود) ایمان لاؤ اس چیز (قرآن) پر جو میں نے اتاری ہے۔ تصدیق کرتی ہوئی' اس چیز کی جو تمہارے پاس ہے' اور تم اس کے پہلے انکار کرنے والے نہ ہو۔"

(۲:۴۱)

"اور اب' جو ایک کتاب' اللہ کی طرف سے' ان (یہود) کے پاس آئی' تصدیق کرتی ہوئی (مصداق بن کر)' اس چیز (پیش گوئیوں) کی' جو ان کے پاس پہلے سے موجود ہے اور یہ خود پہلے سے' کفار (انکار کرنے والوں) کے خلاف' فتح کی

دعائیں مانگ رہے تھے' تو جب ان کے پاس آئی وہ چیز جس کو جانے پہچانے ہوئے تھے' تو انہوں نے اس کا انکار کردیا۔" (۸۹:۲)

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے ایمان لاؤ اس چیز پر' جو اللہ نے اتاری ہے' تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اس چیز پر تو ہم ایمان رکھتے ہی ہیں' جو ہم پر اتری ہے اور وہ اس کے علاوہ کا انکار کرتے ہیں' حالانکہ وہی حق ہے اور ان پیش گوئیوں کے مطابق ہے' جو ان کے ہاں موجود ہیں۔" (۹۱:۲)

ہم اختصار کی غرض سے ان تین مقامات ہی کا حوالہ دے رہے ہیں' ورنہ یہی بات' قرآن مجید میں کم و بیش بیس مقامات پر بطور دلیل آئی ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں یہ کہا گیا:

"کیا ان کے لئے یہ نشانی کافی نہیں ہے کہ بنی اسرائیل کے علماء اسے جانتے ہیں۔" (الشعراء ۲۶-۱۹۷)

یہ ہے وہ اہتمام' جس کے بعد اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس بات کا مکلف ٹھہراتا ہے کہ وہ اس کے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لائیں۔ جس شخص کو ماننے اور نہ ماننے میں اتنا بڑا فرق ہو' جتنا ابدی جنت اور ابدی جہنم میں فرق ہے' اس شخص کے معاملے میں کسی نوعیت کا کوئی ابہام' کسی صورت میں بھی' انسان کی عقل و فطرت گوارا نہیں کرسکتی اور نہ خدائے رحمٰن کے بارے میں یہ بدگمانی کی جاسکتی ہے کہ اس نے کس شخص کی نبوت کو مبہم اور مجمل رکھا ہو۔

اب ہم اس سارے مقدمے کی روشنی میں' اس بات پر غور کرتے ہیں کہ کیا قرآن مجید میں نبی ﷺ کے بعد آنے والے کسی نبی کے بارے میں کوئی پیش گوئی موجود ہے؟

اس سوال کا جواب' واضح طور پر نفی میں ہے۔ قرآن مجید میں نہ کسی آئندہ آنے والے نبی کا کوئی ذکر موجود ہے' نہ اس پر ایمان لانے کی کوئی دعوت اس میں پائی جاتی ہے' نہ اس کی نصرت کا کوئی حکم اس میں موجود ہے' اور نہ اس کے احوال کے بارے میں' کسی نوعیت کی' کوئی خبر موجود ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو ساری امت اس بات کو جانتی اور مانتی۔ پھر بھی کہتے کہ اس نبی کو نہ ماننا دراصل' قرآن کو نہ ماننا ہوگا' اور اس کا انکار' قرآن مجید کا انکار قرار پائے گا۔ لیکن نہ صرف یہ کہ یہ سب کچھ اس میں نہیں ہے' بلکہ قرآن مجید اس کے بالکل برعکس' بہت واضح طور پر' ختم نبوت کا اعلان کررہا ہے۔ ارشاد باری ہے:

"بلکہ (محمد) اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔" (الاحزاب ۳۳-۴۰)

یہ آیت' واضح طور پر' ختم نبوت کا اعلان کررہی ہے۔ اگر یہ آیت نہ ہوتی' تو ہم قرآن مجید کے بارے میں یہ نہ کہہ سکتے کہ اس میں ختم نبوت کا اعلان موجود ہے۔

سورہ احزاب کی مذکورہ آیت کو دیکھئے' اس میں نبی ﷺ کے لئے خاتم النبیین کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں' جس کے معنی' نبیوں کی مہر' کے ہیں۔ نبی ﷺ کے لئے مہر کا کردار کیا ہے۔ مہر' جدید و قدیم ہر زمانے میں' دو ہی کاموں کے لئے استعمال کی گئی ہے۔ ایک' مہر بند کرنے کے لئے اور دوسرے' تصدیق کرنے کے لئے۔ اگر "خاتم" کو پہلے معنی میں لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نبی ﷺ نبوت کے اس سلسلے کو مہر بند کرنے والے ہیں' جس کی ابتدا آدم علیہ السلام سے ہوئی تھی۔ معاملہ اگر یہی ہے' تو ختم نبوت کے عقیدے پر بحث تمام ہوجاتی ہے اور یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ آئندہ کسی نبی کے آنے کا کوئی امکان نہیں۔ اگر مہر کو دوسرے معنی میں لیا جائے' یعنی وہ چیز جس سے تصدیق کا کام لیا جاتا ہے' تو پھر ضرور ہے کہ آئندہ آنے والے نبی کی نبوت بھی اسی طرح نبی ﷺ کی تصدیق سے ثابت ہو' جس طرح آپ سے پہلے آنے والے نبیوں کی نبوت' ہمارے لئے' آپ ﷺ ہی کی تصدیق سے ثابت ہوئی ہے۔ ہم آدم و نوح' ہود اور صالح' ابراہیم و لوط' موسیٰ و ہارون' داؤد و سلیمان اور یحییٰ و عیسیٰ علیہم السلام' سب کی نبوت پر اس لئے ایمان رکھتے ہیں کہ ان کی نبوت کی تصدیق نبی ﷺ نے کی ہے۔ آپ کی یہ تصدیق اس آسمانی کتاب میں آج بھی موجود ہے' جو قرآن مجید کی شکل میں اس امت کے پاس ہے۔ جس کی حفاظت کا ذمہ' خود اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے' جو ہمارے پاس حق و باطل کے مابین' فیصلہ کرنے والی' واحد کسوٹی ہے اور جسے فرقان کہا گیا ہے۔ یہ انسان کی ہدایت کے لئے' ہر اعتبار سے مکمل ہے۔ اس کی رہنمائی یقینی ہے۔ یقینی اور مستند ترین ہونے کے اعتبار سے' اس کے مقابلے میں' کوئی چیز بھی' نہ اس امت مسلمہ کے پاس موجود ہے اور نہ پوری مذہبی دنیا ہی میں پائی جاتی ہے۔ اس کتاب میں نبی ﷺ سے پہلے اور آپ کے بعد ان سب چیزوں کا ذکر ہے' جن پر ایمان لانا لازمی ہے۔ اس میں توحید کا ذکر' پوری وضاحت کے ساتھ ہے۔ اس میں رسالت کا ذکر' پوری تفصیل کے ساتھ ہے۔ اس میں محمد رسول اللہ کی نبوت و رسالت کا ذکر' پورے شرح و بسط کے ساتھ ہے۔ آخرت' حشر نشر' حساب کتاب' جنت اور جہنم' سب چیزوں کا ذکر' پوری وضاحت اور بے مثل استدلال کے ساتھ موجود ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ کے بعد اگر واقعی کوئی نبی آنا تھا' جسے ماننا اور نہ ماننا برا نہیں تھا' اور جس کے انکار سے آخرت میں کسی معمولی درجے کے نقصان کا بھی اندیشہ تھا' تو پھر لازم تھا کہ خدائے رحمان اس کی نبوت کی اطلاع بھی' اپنے اسی کلام میں' محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کرتا' جس میں اس نے ابراہیم و موسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی تصدیق نازل کی ہے۔ جس طرح موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کی کتابوں میں' نبی ﷺ کے بارے میں ایسی پیش گوئیاں موجود تھیں' جن کی

بنیاد پر' آپ ایک متعارف نبی کی حیثیت سے " مکتوباعندھم فی التورات والانجیل" تھے اور جن کے نتیجے میں' ان اہل کتاب کا معاملہ یہ ہوچکا تھا کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کو' ایسے پہچانتے تھے' جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے تھے' اسی طرح یہ ضروری تھا کہ جسے آئندہ نبی کے طور پر آنا ہوتا' وہ بھی اپنے مقام بعثت' وقت اور اپنی صفات کے تعین کے ساتھ " مکتوباعندنافی القرآن "ہوتا۔

لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہم خدائے علیم و خبیر کے اس کلام میں محمد ﷺ کے بعد آنے والے' کسی نوعیت کے' کسی نبی کا"کہیں بھی کوئی ذکر نہیں پاتے' بلکہ اس کے برعکس' اس میں ختم نبوت کا اعلان' پوری شان کے ساتھ موجود ہے۔

آخر ایسا کیوں ہے؟ یہ یقیناً" اس لئے کہ نبی ﷺ کے بعد واقعتہً "کوئی نبی آنے والا نہیں ہے اور اس طرح اب آئندہ آنے والے نبی کی نبوت کا قرار' امت مسلمہ نے ناممکن بنادیا گیا ہے۔ (بشکریہ ماہنامہ اشراق)

○

بقیہ: ذکری عقائد

نسخہ شے محمد و نور الدین سے واضح ہے)

۱۰... حضور کی شریعت منسوخ ہوچکی ہے' حضور منجملہ اور انبیاء کے ایک نبی تھے' اب محمد مہدی کی شریعت رائج ہوچکی ہے' اور یہی قیامت تک رائج رہے گی۔ (نوکین دور ۱۳ مارچ ۱۹۹۷ء از ملا شہد و ملت قلمی نسخہ نور الدین حصہ معراج نامہ' شریعت مہدی' امتی مہدی' دین مہدی وغیرہ سے ظاہر ہے)

۱۱... قرآن کا نزول اگرچہ بواسطہ محمد ہوا ہے مگر وہ مہدی کے لئے نازل ہوا ہے لہٰذا اس کی وہی تعبیر و تفسیر معتبر ہے جو مہدی سے منقول ہے (ثنائے مہدی ص ۹ ایضاً" ص ۷ ایضاً" ۷۷۸ ذکر الٰہی ص ۳۹ قلمی نسخہ شے محمد ص ۱۵۳)

۱۲... حضور کا نام محمد نہیں احمد ہے قرآن مجید میں جہاں "محمد" آیا ہے اس سے مراد محمد مہدی ہے (قلمی نسخہ نور الدین بن ملا کمالان ص ۲۳)

۱۳... کلمہ لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ۔ پڑھنا چاہئے اس کلمہ کا منکر دوزخی ہے (قلمی نسخہ شے محمد ۱۰۳' ص ۵۸' ص ۱۰۰ سفرنامہ مہدی ص ۴ ذکری توحید ص ۹ وغیرہ (قلمی نسخہ نور الدین معراج نامہ)

۱۴... نماز پنج گانہ' جمعہ' عیدین کی نماز پڑھنے والے بے دین اور گمراہ کافر ہیں۔ کیونکہ نماز منسوخ ہوچکی ہے۔ (قلمی نسخہ نور الدین نیز ملا یار محمد ملنگ)

۱۵... رمضان کے روزے منسوخ ہوگئے' آٹھ دن ذی الحجہ کے روزے فرض ہیں (دیکھئے میں ذکری ہوں ج ۱ ص ۷ سے ص ۴۲)

جن رمضان کے روزوں کا قطعاً" ذکر نہیں ان کے روزوں میں رمضان کے روزے شامل نہیں۔

۱۶... زکوٰۃ دس پر ایک (نوکین دور مکران نمبر ۱۹ مارچ ۱۹۴۷ء از کامل القادری' بلوچی دنیا فروری ۱۹۴۴ء' ۱۹۵۹ء ۱۹۶۵ء وغیرہ)

۱۷... حج بیت اللہ منسوخ ہے' حج کوہ مراد پر فرض ہے (نوکین دور مکران نمبر ۱۹ مارچ ۱۹۴۷ء از کامل القادری قلمی نسخہ شے محمد ۱۳۴ مسلمان مورخین' تبر اسلام برکھور ذکریان ص ۸ عمدۃ الوسائل ص ۳۹)

(جاری ہے) ○

محمد اعظم جتیار
انکشاف پرنٹرز
پرنٹرز، پبلشرز
اینڈ جنرل آرڈر سپلائیرز

اکابر علماء دیوبند مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی و دیگر قائدین سپاہ صحابہؓ کی نظریاتی اور دینی و علمی کتب وہ مرکز جسکے آپ عرصے سے منتظر تھے

سپاہ صحابہؓ، سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس کے بیجز، سٹکرز، کی رنگ۔ لٹریچر دستور، منشور، ٹیلیفون انڈکس۔ بال پوائنٹ جھنڈے۔ عید کارڈ۔ لفافے۔ آئڈنٹی کارڈ کور، شیشہ سٹکر، ٹوپی بیج، سٹیل بیج۔ کاپی کور، لیٹر ہیڈ۔ تقاریر مولانا حق نواز جھنگوی، ضیاء الرحمٰن فاروقی، اعظم طارق تھوک و پرچون خرید فرمائیں

ہر قسم کی تقاریر کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس، پمفلٹ، اشتہارات اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز

نئے سال کے موقع پر سپاہ صحابہؓ کی ڈائری۔ کیلنڈر پاکٹ کیلنڈر

مکتبۃ الجمعیۃ
امین بازار سرگودھا فون ۷۲۲۶۷۴

دوسری اور آخری قسط

دورِ جاہلیت اور دورِ اسلام ایک تقابلی جائزہ

مولانا ابوجندل قاسمی

اس کے بالمقابل اسلام ہے

غرض ایسے وقت میں کہ انسانیت سسک رہی تھی' ہلاکت اس کے سروں پر منڈلا رہی تھی' طوق و سلاسل اس کی گردن میں پڑے ہوئے تھے کہ: (حالی)

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیلؑ اور نویدِ مسیحا

چالیس سال کی عمر شریف ہوئی تو نبوت سے اور رسالت سے سرفراز کئے گئے' اور غار حرا میں یہ عظیم خلعت آپ کو عطا کیا گیا۔ اس آفتاب نبوت و رسالت کے طلوع ہوتے ہی جو قلب کے بصیر اور بینا تھے' (مثلاً یار غار و رفیق حضرت ابوبکر صدیقؓ) وہ سامنے آئے اور آفتاب رسالت کے انوار و تجلیات سے خوب مستفیذ ہوئے' اور جو کور باطن اور خفاش دل تھے' (جیسے ابوجہل لعنۃ اللہ) اس آفتاب کے طلوع ہوتے ہی خفاش کی طرح ان کی آنکھیں چندھیا گئیں اور نبوت و رسالت کے آفتاب عالم تاب کی تمازت کی تاب نہ لاسکے۔ (سعدی)

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چناں
کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

چنانچہ آپ نے خدا تعالیٰ کی راہ راست سے بھٹکے ہوئے بندوں کو جو ہزاروں اور لاکھوں معبودوں کے سامنے سرنیاز خم کرتے تھے' ایک خدائے وحدہ لاشریک لہ' کی بندگی اور اطاعت اور اسی ایک کے سامنے پیشانی رکھنے اور سر جھکانے کا حکم فرمایا اور دنیا کی ساری بندگیوں اور اطاعتوں سے نجات دی' صحیح راہ دکھلائی۔

اور اس جاں بلب انسانیت کو نئی زندگی بخشی' اس سسکتی دنیا کے منہ میں پانی ڈالا' اور گمراہ لوگوں کو صحیح راستہ' صحیح یقین و ایمان' دین و دنیا کی صحیح رہنمائی خدا شناسی اور اور خدا ترسی' نیز خدا پرستی و خود اعتمادی عطا کی' اللہ تعالیٰ کی ہدایات و تعلیمات سے روشناس کرایا۔ نیا تمدن اور نیا معاشرہ عطا کیا۔ اور لوگوں کو محاسن و کمالات' محامد و پاکیزہ صفات' اخلاق و شمائل' معالی و فضائل کا مخزن و معدن بنادیا۔ اور جاہلیت و اسلام کے درمیان بعید فاصلہ اور مسافت مدید کو دیکھتے ہی دیکھتے جس سرعت کے ساتھ قطع کرایا اس کی نظیر نہیں ملتی ——— اگر آپ ﷺ چاہتے تو بڑے سردار اور حاکم' نیز دولت مند بن سکتے تھے' جیسا کہ اہل مکہ (زادھا اللہ شرفاً و عظمۃ) نے اس کی پیش کش بھی کی تھی۔ مگر آپ کو اس کے لئے مبعوث نہیں فرمایا گیا تھا' بلکہ آپ کی بعثت تو اس لئے ہوئی تھی تاکہ محرف و باطل مذاہب و ادیان کے طور و طریق' ناانصافیوں اور زیادتیوں سے نجات دلاکر عظیم دین و مذہب یعنی اسلام سے متمتع کرائیں۔ نیکی اور بھلائی کی ترغیب دیں' برائی سے منع فرمائیں' پاک و عمدہ چیزوں کو حلال اور گندی و ناپاک اشیاء کو حرام قرار دیں اور ان بندشوں اور بیڑیوں کو توڑ ڈالیں جن میں انسانوں نے اپنی نادانی اور کم فہمی سے یا مذاہب و حکومتوں کی زبردستی کی وجہ سے اپنے پاؤں جکڑ لئے تھے ——— ارشاد ربانی ہے:

یامرھم بالمعروف و ینھھم عن المنکر ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم○ (الاعراف ۱۵۷)

ترجمہ: وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال بتاتے ہیں' اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں۔ (مترجم حضرت تھانویؒ)

نیز آپ کو تو اس لئے بھیجا گیا تھا کہ آپ ﷺ ان لوگوں کو جو پہلے شرک و جاہلیت کے میل کچیل میں ملوث تھے اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ پڑھ کر سنائیں' ان کو اس میل و کچیل' عقائد باطلہ اور اخلاق ذمیمہ سے پاک و صاف کریں اور ان کو علم و دانش مندی سے روشناس کرائیں۔ ارشاد ہے:

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ (آل عمران ۱۶۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں رسول ان ہی میں کا پڑھتا ان پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو یعنی شرک وغیرہ سے اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور کام کی بات اور وہ تو

پہلے سے صریح گمراہی میں تھے۔

(مترجم حضرت شیخ الہندؒ)

خلاصہ یہ کہ اس آیت میں حضور ﷺ کی چار شانیں بیان کی گئی ہیں۔

۱۔۔۔ کتاب اللہ کی آیات پڑھ کر سنانا۔

۲۔۔۔ تزکیہ نفوس' یعنی نفسانی آلائشوں اور تمام مراتب شرک و معصیت سے ان کو پاک کرنا اور دلوں کو مانجھ کر صیقل بنانا۔

۳۔۔۔ تعلیم کتاب' یعنی کتاب اللہ کی مراد بتلانا۔

۴۔۔۔ تعلیم حکمت (حکمت کی گہری باتیں سکھلانا) یعنی قرآن کریم کے غامض اسرار و لطائف اور شریعت کی دقیق و عمیق علل پر مطلع کرنا" خواہ تصریحاً" ہو یا اشارۃً"۔ آپ نے خدا کی توفیق و اعانت سے علم و عمل کے ان اعلیٰ مراتب پر اس درماندہ قوم کو فائز کیا جو صدیوں سے انتہائی جہل و حیرت اور صریح گمراہی میں غرق تھی۔ آپ کی چند روزہ تعلیم و تربیت سے وہ ساری دنیا کے لئے ہادی و معلم بن گئے (فوائد عثمانی۔ مختصراً")

غرضیکہ آپ چوں کہ داعی الی اللہ اور سراج منیر تھے' اس لئے آپ نے لوگوں کو سب سے پہلے خدائے ذوالجلال پر ایمان لانے کی دعوت دی' اور معبودان باطلہ کے انکار' نیز طاغوت کی نافرمانی کی تلقین و ہدایت فرمائی' اور ان کے مابین زور سے اور علی الاعلان آپ نے فرمایا: "ایھا الناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا" اے لوگو! کہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی چیز لائق پرستش نہیں' کامیاب ہو جاؤ گے۔

(البدایہ والنہایہ ص ۱۴۱ ج ۳ بیروت)

آپ کی اس دعوت اور درد بھرے اعلان سے جاہلیت تلملا اٹھی' اس پر لرزہ طاری ہو گیا' اس کے گڑھاؤ میں ابال پیدا ہوا' اور جاہلیت کے سورما معرکہ کے لئے کیل' کانٹوں سے لیس ہو کر میدان میں اتر آئے ۔۔۔۔۔ ارشاد ربانی ہے:

"وعجبوا ان جاء ھم منذر منھم وقال الکافرون ھذا سحر کذاب اجعل الالھۃ الھا واحدا ان ھذا لشئی عجاب ۔ وانطلق الملاء منھم ان امشوا واصبروا علی الھتکم ان ھذا لشئی یراد ۔ ما سمعنا بھذا فی الملۃ الاخرۃ ان ھذا الا اختلاق ءانزل علیہ الذکر من بیننا

(سورہ ص ۴ تا ۸)

ترجمہ: اور تعجب کرنے لگے اس بات پر کہ آیا ان کے پاس ایک ڈر سنانے والا انہی میں سے اور کہنے لگے منکر' یہ جادوگر ہے جھوٹا' کیا اس نے کر دی اتنوں کی بندگی کے بدلے ایک ہی کی بندگی۔ یہ بھی ہے بڑے تعجب کی بات' اور چل کھڑے ہوئے' کئی پنچ ان میں سے کہ چلو اور قائم رہو اپنے معبودوں پر بے شک اس بات میں کوئی غرض ہے' یہ نہیں سنا ہم نے اس پچھلے دین میں اور کچھ نہیں یہ بنائی ہوئی بات ہے۔ کیا اسی پر اتری نصیحت ہم سب میں سے۔

(مترجم حضرت شیخ الہندؒ)

یعنی آسمان سے ایک فرشتہ آتا تو خیر ایک بات تھی' ہم ہی میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر ہم کو ڈرانے دھمکانے لگے اور کہے کہ میں آسمان والے خدا کی طرف سے مرسل ہوں' یہ عجیب بات ہے اب بجز اس کے کیا کہا جائے کہ ایک جادوگر نے جھوٹا ڈھونگ بنا کر کھڑا کر دیا ہے ۔۔۔۔۔ اور مزید براں یہ کہ اتنے بے شمار دیوتاؤں کا دربار ختم کر کے صرف ایک خدا رہنے دیا' اس سے بڑھ کر تعجب کی بات کیا ہو گی کہ مختلف شعبوں اور محکموں کے جن خداؤں کی بندگی قرنوں اور صدیوں سے چلی آتی تھی وہ سب یک قلم موقوف کر دی جائے۔ روایات میں ہے کہ ایک مرتبہ سرداران قریش نے خواجہ ابوطالب سے آ کر حضرت کی شکایت کی کہ یہ ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتے ہیں' آپ ان کو سمجھایئے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے چچا جان! میں صرف ان سے ایک کلمہ چاہتا ہوں جس کے بعد تمام عرب ان کا مطیع ہو جائے اور عجم ان کو جزیہ دینے لگے' انہوں نے خوش ہو کر کہا کہ ایک نہیں بلکہ دس کلمے ماننے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا "لا الہ الا اللہ" یہ سنتے ہی وہ طیش میں بھر گئے اور کہنے لگے اتنے خداؤں کو ہٹا کر اکیلا ایک خدا' چلو جی! یہ اپنے منصوبہ سے کبھی باز نہ آئیں گے یہ تو ہمارے معبودوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں' ان کی انتھک کوششوں کے مقابلہ میں ہم کو بہت زیادہ صبر و استقلال کے ساتھ اپنے آبائی اور قدیم دین کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ نیز کیا غضب ہے کہ سارے ملک میں ایک یہی اس منصب کے لئے رہ گئے تھے؟ اور کوئی بڑا رئیس اور مالدار نہ ملتا تھا' جس پر اللہ اپنا کلام نازل کرتا۔

(فوائد عثمانی ملخصاً)

چند شیر دل

اور بھی مخالفتوں کے سیلاب آئے مگر بہہ گئے' آندھیاں آئیں اور نکل گئیں مگر آپ نے اپنی جگہ سے ذرا جنبش نہ کی' اس بارے میں آپ کو ادنیٰ تذبذب بھی نہیں ہوا' بلکہ مسلسل توحید و رسالت' آخرت پر یقین کی دعوت بغیر لوچ و لچک اور بلا کم و کاست پورے شرح صدر کے ساتھ دیتے رہے' مصلحت اور مخالفتوں کی ادنیٰ رعایت بھی نہیں کی ۔۔۔۔۔ کہ قریش کے چند شیر دل جوان مرد بغیر کسی دنیاوی ترغیب اور لالچ کے آگے بڑھے اور انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ' اسلام لانے اور اسی ایک بارگاہ ایزدی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے' نیز اپنے بتوں کو چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا جب کہ اس وقت ایمان لانا اسی مرد جواں کا کام تھا جو موت سے خائف نہ ہو' اپنے اس عقیدہ اور یقین کے لئے سخت سے سخت تکالیف و مصائب برداشت کرنے اور انگاروں پر لوٹنے کے لئے آمادہ ہو' کفار و مشرکین کی ایذا رسانی اور ان کی مار پیٹ سہنے کے لئے تیار ہو' اور دنیا و مافیہا سے رشتہ و تعلق منقطع کر چکا ہو۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اسلام لانے کے بعد ان کو مکہ میں ایک روز دشمنوں نے خصوصاً بدبخت عتبہ بن ربیعہ نے اس قدر مارا کہ چہرہ پر اتنا ورم آ گیا کہ

شناخت مشکل ہو گئی۔ بنو تیم ان کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لے گئے یہاں تک کہ آپ کی موت میں ذرا شک نہ تھا' بے ہوش مگر ہوش آنے پر سب سے پہلے یہ بولے کہ "مافعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" (رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟) لوگوں کو غصہ آیا کہ ایسی حالت میں بھی ان کو یاد کرتے ہیں' حالانکہ ان ہی کی وجہ سے یہ حال ہوا' مگر آپ برابر اصرار کرتے رہے چنانچہ ام جمیل بنت خطاب نے بتایا کہ بخیر و عافیت ہیں اور دارارقم میں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بخدا میں اس وقت تک کوئی چیز چکھ نہیں سکتا جب تک کہ آپ تک نہ پہنچ جاؤں' چنانچہ جب آمد و رفت موقوف ہوئی تو آپ تشریف لائے اور حضور کو دیکھ کر جان میں جان آئی۔ آپ کا دل بھی حضرت ابوبکر صدیق کی صورت دیکھ کر بہت زیادہ بھر آیا۔

(حیاۃ الصحابہ ص ۲۷۴ تا ۲۷۹ ج ۱۔ ملخصا والبدایۃ ص ۳۰ ج ۳ ملخصا)

حضرت عثمان بن عفان نے جب ایک خدائے وحدہ لاشریک لہ کی بندگی اختیار کرلی تو ان کو ان کے چچا حکم بن ابی العاص نے ایک مضبوط رسی سے باندھ دیا اور کہا کہ بخدا میں تجھ کو اس وقت تک نہیں چھوڑ سکتا جب تک تو اس نئے دین سے نہیں پھرے گا۔ مگر آپ نے بھی سختی سے کہا کہ بخدا میں اس دین کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

(حیاۃ الصحابہ ج ۳۲۲ ج ۱)

حضرت بلال حبشی کو اسلام لانے کی وجہ سے لوہے کی زرہیں پہنا کر مکہ کی پتھریلی زمین پر' سخت دھوپ میں لٹا کر ایک بہت بڑا پتھر آپ کے سینے پر رکھ دیا جاتا' اور کبھی لڑکوں کے سپرد کر دیئے جاتے جو مکہ کی گلیوں میں آپ کو کھینچتے تھے مگر آپ کی مبارک زبان پر "احد احد" کی رٹ ہوتی تھی۔

(حیاۃ الصحابہ ص ۳۲۱ و ۳۲۸ ج ۱)

ام عمارہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو تو اسی ایمان و اسلام کی وجہ سے شقی ازلی بدبخت ابوجہل نے شرمگاہ میں نیزہ مار کر شہید ہی کر دیا تھا۔ اور آپ اسلام کی سب سے پہلی شہید ہیں۔

(البدایۃ والنہایۃ ص ۵۹ ج ۳' حیاۃ الصحابہ ج ۳۳۰ ج ۱)

حضرت خباب بن الارت کو آگ پر لٹایا جاتا تھا اور وہ آگ آپ کی چربی سے پگھل پگھل کر بجھتی تھی۔

(حیاۃ الصحابہ ص ۳۲۳ ج ۱)

ان تمام دل دہلانے والی تکالیف کے باوجود ان کے پیروں میں جنبش نہیں آئی' اس لئے کہ وہ اپنے برے اخلاق' بری معاشرت' غلیظ مذہب اور مسخ شدہ زندگی سے تنگ آکر اس عظیم و عزیز مذہب میں داخل ہوئے تھے۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک سنا تھا کہ:

ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتیکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستهم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین امنوا معه متی نصر الله ○ الا ان نصر الله قریب

(البقرہ ۲۱۴)

ترجمہ: کیا تم کو یہ خیال ہے کہ جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ تم پر نہیں گزرے حالات ان لوگوں جیسے جو ہو چکے تم سے پہلے کہ پہنچی ان کو سختی اور تکلیف اور جھڑجھڑائے گئے یہاں تک کہ کہنے لگا رسول اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے' کب آوے گی اللہ کی مدد۔ سن رکھو' اللہ کی مدد قریب ہے۔

(ترجمہ حضرت شیخ الہند)

یعنی بحالت اضطرار بمقتضائے بشریت اس کی نوبت آئی کہ پریشانی کی حالت میں مایوسانہ کلمات سرزد ہونے لگے' یہ کہنا کوئی شک کی وجہ سے نہیں تھا ـــــ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوئی' کہ اے مسلمانوں تکالیف دنیوی اور دشمنوں کے غلبہ سے گھبراؤ نہیں' تحمل کرو اور ثابت قدم رہو' بس اللہ تعالیٰ کی مدد آگئی۔ (فوائد عثمانی ملخصا)

اس لئے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ان کی پختگی اور یقین بڑھتا ہی گیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہم سے اسی کا تو وعدہ کیا تھا ـــــ ارشاد باری ہے:

"ولما رای المومنون الاحزاب قالوا هذا ما وعدنا الله و رسوله و صدق الله و رسوله وما زادهم الا ایمانا و تسلیما (الاحزاب ۲۲)

اور جب دیکھیں مسلمانوں نے فوجیں' بولے یہ وہی ہے جو وعدہ دیا تھا ہم کو اللہ نے اور اس کے رسول نے' اور سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول نے' اور ان کو اور بڑھ گیا یقین اور اطاعت کرنا۔

(ترجمہ حضرت شیخ الہند)

حاصل کلام

یہ ہے آقائے نامدار تاجدار مدینہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اندر سے سطحی و اصلی مذہبیت دور کر کے ان کے دل و دماغ کو رب العالمین کے یقین و معرفت کے فیضان سے معمور کیا' اور ایمان کی بے روح رسمیں و بے جان نقلیں نکال کر اس خدائے قدوس کی وحدانیت کا اقرار دل میں جاگزین کیا جو سب سے اونچی شان والا ہے' بڑا مہربان اور بے انتہا رحم کرنے والا ہے۔ قیامت کے دن کا تنہا مالک و مختار ہے' شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے' کارخانہ عالم کا خالق اور صانع ہے۔ جنت اس کی نعمت و انعام اور جہنم اس کی سزا ہے' آنکھوں کی چوریوں' دلوں کے اسرار و آسمان و زمین کی تمام پوشیدہ اشیاء سے واقف ہے جو سراپا جمال' سراپا جلال اور سراپا کمال ہے' اللہ تعالیٰ ہمارے دل میں ایمانی حرارت' یقین و معرفت اور خلوص و للہیت کی صحیح روح پھونک دے اور پختگی و اسلام کو ہمارے سینوں میں پیوست فرمائے۔ (آمین اللھم آمین)

بقیہ: اخبار ختم نبوت

کے جھوٹے نعرے سے شہرت کل کی حکومت حاصل کرنے کی کوشش کی ابتدا بھی ہو سکتی ہے اور عوامی حلقوں اور بیورو کریسی کی حمایت حاصل کرکے کل وہ حکومت کے لئے سنگین خطرہ بھی بن سکتی ہے۔

مسلمان ایک انقلابی قوم

زمین کا ابتدائی مادہ

قرآن زمین کے ابتدائی مادے کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ پہلے پانی میں پوشیدہ تھا اور پانی ہی اس کی اصل علت ہے اور زمین اس کے اندر سے نمودار ہوئی ہے' قرآن کی یہ آیت پڑھئے اور پھر زمین کے آغاز پر غور کیجئے:

"وھوالذی خلق السموٰت والارض فی ستۃایام وکان عرشہ علی الماءلیبلوکم ایکم احسن عملا۔ (ھود:۷)

"اور وہی ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا جب کہ اس کا عرش پانی پر تھا تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں کون بہتر عمل کرتا ہے"

تورات میں بھی یہ نظریہ موجود ہے:

"اور زمین ویران اور سنسان تھی اور چہرہ چاند پر تاریکی کا حجاب تھا اور روح خداوندی سطح آب پر تیر رہی تھی" (توراۃ سفر تکوین)

یہ خدائی انکشاف جو قرآن و تورات کے ذریعہ کیا گیا تھا آخر کے ادوار میں علم زولوجی بھی یہیں تک پہنچ سکا' زولوجی کے مطابق زمین کے آغاز کی صورت حال یہ تھی۔

"زمین کو اس کی ابتدائی حالت میں بخارات نے ڈھانپ رکھا تھا جو بعد میں پانی میں تبدیل ہو گئے' پھر وہ پانی نشیب میں اترنے لگا' اور اس سے نہریں اور سمندر بہتے چلے گئے"۔

(احمد' محمود' سلیمان مضمون القرآن والعلم مجلہ العلم شمارہ ۷۱ نومبر ۱۹۸۱ء)

درمیانی مراحل

مراحل سے گزری' قرآن ان کو اشاراتی طور پر زمانی ترتیب کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

"والارض بعدذلک دحھااخرج منھا ماءھاومرعھاوالجبال ارسھا۔ (النازعات)

"زمین کو اس کے بعد پھیلایا اس سے اس کا پانی اور چارہ نکالا' اور پہاڑوں کو قائم کر دیا"

اس آیت سے زمین کے عمل تخلیق کے درمیانی مراحل پر روشنی پڑتی ہے کہ زمین کا مادہ جو عالم آب میں مستور تھا' ظاہر ہونے کے بعد پھیلنا شروع ہوا' اور پھر سطح ارض کے نشیبی حصوں میں اترنے لگا جس سے نہریں اور سمندر بنتے چلے گئے اس کے بعد اس کے اندر سے پہاڑی چٹانیں برآمد ہوئیں' جو بتدریج اونچے پہاڑوں کی شکل میں تبدیل ہو گئیں' اور سائنس کی تحقیق بھی اس سے زائد نہیں ہے۔

زمین کا قالب

قرآن نے زمین کے اس پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا کہ زمین کی شکل و صورت کیسی ہے' آج کے جدید سائنسی دور میں یہ مشہور سی بات ہے کہ زمین کرہ (گیند) کی طرح گول ہے یعنی خط استوا سے دیکھا جائے تو وسیع ترین نظر آتی ہے۔ اور اس کے قطب سے دیکھا جائے تو وہ چھوٹی اور معمولی نظر آتی ہے' مگر سائنس کا بیان قرآن کے بیان پر اضافہ نہیں ہے۔ قرآن نے بھی زمین کے قالب کا یہی نقشہ اپنے الفاظ میں کھینچا ہے:

"اولم یروانانانی الارض ننقصھا من اطرافھا واللہ یحکم لامعقب لحکمہ وھوسریع الحساب

"کیا انھوں نے غور نہیں کیا کہ زمین کو ان پر ہم اس کے کناروں سے کم کرتے ہیں' حکم صرف اللہ کا رہے گا' کوئی اس کے حکم کو ٹال نہیں سکتا' اور حساب لینے میں اسے کچھ بھی دیر نہیں لگے گی"

"بل متعنا ھوء وأباءھم حتی طال علیھم العمر افلا یرون انا ناءتی الارض ننقصھا من اطرافھاافھم الغالبون" (انبیاء ۴۴)

"بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ داداؤں کو ایک مدت تک برتنے کو سامان زندگی دیا اور طویل عمر گزارنے پر بھی حق بات ان کی سمجھ میں نہ آسکی کیا وہ نہیں دیکھتے کہ زمین کو ہم چاروں طرف سے ان پر کم کرتے ہیں تو کیا اب بھی کوئی امکان رہ گیا ہے کہ یہ غالب آجائیں گے"

ننقص من اطرافھا کا مطلب اگر یہ لیا جائے کہ زمین اپنے کناروں سے چھوٹی معلوم ہوتی ہے تو زمین کا کروی قالب ہونا صاف ثابت ہو جاتا ہے اس لئے کہ ہر گول جسم خط استواء میں وسیع اور طرفین میں چھوٹا معلوم پڑتا ہے۔

خلقت انسانی کے بارے میں قرآنی نظریہ

اسی طرح قرآن نے انسانی تخلیق اور اس کے درمیانی مراحل پر بھی بھرپور روشنی ڈالی ہے' قرآن کے بیان کے مطابق جب مرد کا نطفہ عورت کے رحم میں جاتا ہے تو کچھ مدت کے بعد وہ بستہ خون بن جاتا ہے اس کے بعد یہ خون بستہ گوشت کے لوتھڑے میں تبدیل ہو جاتا ہے' اس کے بعد اس میں ہڈیاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر اس پر گوشت کی موٹی تہیں جم جاتی ہے اور کچھ دنوں رحم مادر میں ترتیب و نشو نما پا کر ایک نئی صورت میں دنیا کی کھلی فضا کے اندر وہ آجاتا ہے جس کو ہم ولادت کہتے ہیں:

"ثم جعلناہ نطفۃ فی قرار مکین ---- ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما ثم انشاناہ خلقا اٰخرفتبارک اللہ احسن الخالقین" (مومنون ۸)

"پھر ہم نے پانی کی ایک بوند کی شکل میں اس کو ایک محفوظ ٹھکانے میں رکھا پھر ہم نے پانی کی بوند کو بستہ خون کی شکل دی' پھر بستہ خون کو گوشت کا ایک لوتھڑا بنایا' پھر لوتھڑے کے اندر ہڈیاں پیدا کیں' پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا' پھر ہم نے اس کو ایک نئی صورت میں بنا کھڑا کیا پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ بہترین پیدا کرنے والا"

یہ چند نمونے ہیں جو قرآن سے پیش کئے گئے ہیں ورنہ قرآن کے اس طرح کے حقائق کا احاطہ کیا جائے تو ضخیم کتاب بن جائے گی۔ مقصد یہ ہے کہ قرآن نے اپنی تعلیمات کے ذریعہ انسانیت سے یہ اعتراف کرالیا کہ وہ ہر لحاظ سے کامل و مکمل کتاب ہے اس میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہے۔

وہ ہر دور کے لئے یکساں معیار ہدایت ہے اور ہر دور کے تقاضوں کی رعایت اس میں ملحوظ ہے' قرآن کی اسی جامعیت اور کاملیت کا اثر تھا کہ اس کی تاثیر انسانوں سے گزر کر جناتوں تک پہنچی' قرآن کی آواز نے ان کو بھی رقص بسمل کردیا اور وہ بول پڑے:

"انا سمعنا قرآنا عجبا ○ یھدی الی الرشد فامنابہ ○ ولن نشرک بربنا احدا۔ (جن:۲'۱)

"ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے' اور اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک ہرگز نہیں بنائیں گے"۔

قرآن میں جب خدا کی قدرت و کبریائی کی نشانیاں سنیں اور اس کی کائنات کے اسرار و رموز سے وہ آگاہ ہوئے تو ان پر خدا کا خوف اور تصور کتنا غالب ہوا' وہ ان کے اس بیان سے سمجھ میں آتا ہے جو انہوں نے اپنی قوم کے سامنے دیا تھا۔

"وانا ظننا ان لن نعجز اللہ فی الارض ولن نعجزہ ھربا۔ (جن:۱۲)

"اور ہم نے یہ سمجھ لیا کہ ہم زمین میں اللہ کو نہیں ہرا سکتے اور نہ بھاگ کر اس کو عاجز کرسکتے ہیں"۔

قرآن نے حقائق و معارج کا خزانہ بکھیرنے کے بعد پوری دنیا کے انس و جن کو چیلنج کیا ہے کہ پوری کائنات خدا کے قبضے میں ہے۔ تم خدا کی گرفت سے بھاگ کر جانا بھی چاہو تو نہیں جاسکتے۔

یامعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموت والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان۔

(الرحمن:۳۳)

"اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! اگر تم سے ہوسکے کہ تم آسمانوں اور زمین کی حدود سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ' تم نہیں نکل سکتے بغیر سند کے"۔

۴: علم کی طلب

قرآن کریم کی ان تعلیمات نے مسلمانوں میں حصول علم کی اسپرٹ پیدا کی اور وہ اس راہ میں بڑھتے چلے گئے' ان کے جذبہ صادق پر حضور ﷺ کے الفاظ نے مہمیز کا کام کیا' حضور ﷺ نے علماء کو انبیاء کا وارث قرار دیا:

"ان العلماء ورثة الانبیاء وان الانبیاء لم یورثو دینارا ولا درھما وانما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر۔ (مشکوۃ ۳۴)

(مشکوۃ ۳۴)

"بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء کی وراثت درہم و دینار نہیں ہے بلکہ ان کی وراثت علم ہے۔ بس جس نے علم حاصل کیا اس نے بڑا وافر حصہ پایا"۔

حضور ﷺ نے علم کو عبادت سے افضل قرار دیا:

"فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سائر الکواکب۔

(مشکوۃ ص ۳۴)

"عالم کی فضیلت عابد کے مقابلے میں اسی طرح ہے جس طرح چودھویں رات میں چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر"

پھر اس علم و فضل کو حضور ﷺ نے کسی ایک باب کے ساتھ خاص نہ رکھا بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں صالح معلومات حاصل کرنے کو علم قرار دیا ہے' ایک کسان کو اپنے کھیت کی' ایک تاجر کو اپنی تجارت کی' ایک کاریگر کو اپنے کام کی اور ایک مزدور کو اپنے معاملے کی معلومات حاصل کرنے کی تاکید فرمائی تاکہ خدائی احکام کی روشنی میں مومن کا کیا ہوا کوئی بھی عمل عبادت بن جائے —— اس طرح حضور ﷺ نے اپنے صحابہؓ اور مسلمانوں کو علم کا اتنا رسیا بنادیا' اور خود صحابہؓ نے بھی اس باب میں جس دلچسپی کا مظاہرہ کیا اس کا اعتراف اغیار کو بھی کرنا پڑا۔

ماضی کے کارناموں کی ایک جھلک

ہم اگر اپنے ماضی کا جائزہ لیں تو ہم کو نظر آئے گا کہ مسلمان علوم و فنون کے میدان کے کیسے شہسوار تھے اور اس کے لئے انہوں نے کیسی کیسی مشقتیں برداشت کی تھیں' جن کی بدولت ان کو علوم و فنون میں سیادت و مرکزیت کا باعث رشک مقام حاصل ہوا' تجدید علوم کا منصب مسلمانوں کو ملا' اور صدیوں تک ان کے پاس رہا' اور پوری دنیا نے ان کے تجدیدی کارناموں کو سراہا اور قبول کیا —— یہ تاریخ کی ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ایک انگریز مورخ "جارج سارٹن" نے اپنی ایک کتاب "مقدمہ فی تاریخ العلم" میں جو پانچ عظیم جلدوں میں ہے اس میں اس نے علوم و فنون' ان سے متعلق تجدیدی کارناموں' اور تجدیدی کام کرنے والی اقوام اور شخصیتوں کا جائزہ لیا ہے پھر اس نے تاریخی حوالوں کے ساتھ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہر نصف صدی کے بعد حالات اور تقاضے بدل گئے اس لئے ان حالات کے مطابق علوم و فنون کی تجدید و اصلاح کا کام کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی مرکزی شخصیت ضرور پیدا ہوئی' اس طرح جب اس نے نگاہ ڈالی' تو اس کو ہر نصف صدی پر کوئی نہ کوئی

مجدد مل گیا۔

وہ ۴۵۰ قبل مسیح سے لے کر ۳۵۰ قبل مسیح تک کے وقفے کو عہد افلاطون (ولادت ۴۲۷، وفات ۳۴۷ قبل مسیح) کہتا ہے اس کے بعد کی صدیوں میں یکے بعد دیگرے ارسطو (ولادت ۳۸۴ -وفات ۳۲۲ قبل مسیح) پھر اقلیدس (۳۰۰ قبل مسیح) اور پھر ارخمیدس (ولادت ۲۸۷ -وفات ۲۱۲ قبل مسیح) نے علوم کی تجدید و اصلاح کا کام کیا ــــــ اس کے بعد چھٹی صدی عیسوی کے آغاز سے ساتویں صدی کے آغاز تک کا زمانہ اس کے نزدیک چین کے علمی ارتقاء و تجدید کا زمانہ ہے پھر اس کے بعد ۷۵۰ عیسوی سے لے کر ۱۱۰۰ء تک کا ساڑھے تین سو سالہ طویل عہد خالص مسلمانوں کا عہد ہے، اس پوری مدت میں علوم وفنون کی تمام تر خدمات مسلمانوں نے انجام دیں یکے بعد دیگرے ان میں مجددین علوم آتے رہے اور علوم کی خدمات انجام دیتے رہے جابر ابن حیان (۷۸۵ء) سے لے کر خوارزمی (۸۴۹ء) رازی (۸۶۴ - ۹۳۲ء) تاریخ داں سیاح مسعودی (۹۵۹ء) البیرونی (۹۷۳-۱۰۴۸ء) اور عمر خیام ۱۱۳ (۲ تک مجددین و خدام علوم کی فہرست ہے جنہوں نے علم کیمیا، الجبراء، طب، جغرافیہ، ریاضیات، الفیزیا اور فلکیات کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں جن میں کوئی عرب ہے تو کوئی ایرانی، کوئی ترکی ہے تو کوئی افغانی، علاقہ نسل سے گزر کر محض اسلامیت نے ان سب کو خدمت و تجدید علوم پر مجتمع کر رکھا تھا۔ برج سارٹن کی نگاہ میں، اتنے طویل عرصے تک یورپ میں کوئی بھی آدمی نظر نہیں آتا جو علوم وفنون کی خدمت کے لئے اٹھا ہو۔

گیارہویں صدی کے بعد ہی جراڈو کرمونی اور روجر بیکن جیسے یورپی مفکرین پیدا ہوئے، اور علم و فضل میں مقام حاصل کیا، درمیان کی صدیاں بھی ہمارے اسلامی مفکرین سے خالی نہ رہیں بلکہ علامہ ابن رشد (۱۱۲۶ - ۱۱۹۸ء) نصیرالدین محمد طوسی ۱۲۷۳ (۱۲۰۰ ء) ابن النفیس مصری (۱۲۸۸ء) اور ابن خلدون (۱۳۳۲-۱۴۰۶ ء) جیسے علماء نے علم و فن کی وہ خدمات انجام دیں جن کے سامنے یورپی علماء کے کارنامے پھیکے نظر آتے ہیں۔

(مضمون ابمدۃ العلم من اجل نہضۃ فی العالم الاسلامی للاستاذ عبدالسلام رسالہ الیونسکو۔ آب-اپریل ۱۹۸۱ء ص ۵۱)

واضح رہے کہ یہ اعترافات کسی مسلمان مورخ کے قلم سے نہیں بلکہ ایک انگریز مورخ کے قلم سے نکل رہے ہیں جس سے کم از کم ان لوگوں کو یقین آجانا چاہئے جو ہر بات کی صداقت کے لئے انگریز علماء کی سند کے طلب گار رہتے ہیں۔

○

جبار کارپٹس

ڈیلرز

زینت کارپٹ ● مون لائٹ ● پاک پنجاب کارپٹ

یونائیٹڈ کارپٹ ● وینس کارپٹ ● اولمپیا کارپٹ

PH:6646888-6647655
FAX:092-21-521503

مساجد کیلئے خاص رعائت

۴۔ این آر ایونیو نزد جہیدی پوسٹ آفس بلاک جی
برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

اخبارِ ختم نبوت

حکومت فی الفور شاتم رسول قادیانی کو جہنم رسید کرنے والے نوجوان غازیوں کو رہا کرے۔

ملتان (پ۔ ر) قادیانی امت کا ہر فرد آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے واجب القتل ہے۔ قادیانی نوجوان نے معصوم مسلمان نوجوانوں پر گولی چلا کر اقدام قتل کا ارتکاب کیا ہے۔ مسلمان نوجوانوں کو فوری طور پر اس مقدمے سے باعزت طور پر بری کیا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا اکرم طوفانی، مولانا احمد میاں حمادی، مفتی منیر احمد اخون، مولانا خدا بخش شجاع آبادی، مولانا بشیر احمد، مفتی عبدالشکور، مولانا نعیم امجد نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں انتظامیہ پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان نوجوانوں کو اس مقدمے میں ملوث کرکے وہ غازی علم الدین شہید کی داستان دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کررہی ہیں۔ اگر ان نوجوانوں کو کچھ ہوا تو عام مسلمانوں نے لئے یہ حرکت ناقابل برداشت ہوگی۔

اگر اس مقدمے کو فی الفور ختم نہ کیا گیا تو پھر ہر مسلمان غازی علم الدین شہید کا کردار ادا کرسکتا ہے۔ اور اس صورت میں قادیانیوں کو پاکستان تو کیا پوری دنیا میں کوئی جائے پناہ نہیں مل سکے گی۔ علماء نے ان مسلمان نوجوانوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے حضرت وحشیؓ حضرت فیروز دیلمیؓ غازی علم الدین شہید اور غازی عبدالقیوم رحمتہ اللہ علیہم کی یاد تازی کردی اور ان کی روایت کو دوبارہ زندہ کردیا۔ ان کا یہ عظیم کارنامہ اس بات کا ثبوت ہے کہ عاشقان مصطفیٰ ﷺ جس طرح کل زندہ تھے اور آنحضرت ﷺ کے گستاخوں کو جہنم رسید کیا کرتے تھے، اسی طرح وہ آج بھی ہر شاتم رسول کے خلاف ننگی تلوار ہیں۔ علماء نے وفاقی وزیر جے سالک کی اس مقدمے میں دلچسپی اور اس واقعے کے سلسلے میں سرگودھا آمد کو سنگین خطرہ قرار دیا اور کہا کہ حکومت اس وفاقی وزیر کو اس معاملے میں مسلمانوں کے خلاف سرگرم عمل ہونے سے روکے ورنہ صورت حال بگڑ سکتی ہے اور مسلمانوں میں وفاقی وزیر سے خلاف ردعمل پیدا ہوکر امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے۔ علماء نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فی الفور انتظامیہ میں شامل ان افراد کو گرفتار کرے جو ان مسلمان نوجوانوں کو گرفتار کرنے کے قبیح فعل کے مرتکب ہوئے ہیں اور ان پر شاتم رسول کی سرپرستی کے الزام میں مقدمہ چلا کر انہیں قرار واقعی سزا دے۔

عاصمہ جہانگیر توہین رسالت کے مقدمات میں شاتم رسول کی پیروی کرنے کے عوض بیرونی ممالک سے بھاری رقوم وصول کرتی رہی ہیں۔

ملتان (پ۔ ر) حکومت عاصمہ جہانگیر پر جعلی قاتلانہ حملہ کے واقعہ کی تحقیقات کے لئے سپریم کورٹ کے جج کی سربراہی میں کمیشن قائم کرے۔ اخبار اس بات کے شاہد ہیں کہ عاصمہ جہانگیر کو توہین رسالت کے مقدمات میں شاتم رسول کی پیروی کرنے کے عوض بیرونی ممالک سے رقوم موصول ہوتی رہی ہیں۔ لاہور پولیس کو ذمہ دار ٹھہرانے کے بجائے حکومت اس واقعے کے بارے میں تحقیقات کرائے کہ آیا ایسا کوئی واقعہ ہوا بھی ہے یا نہیں۔ سستی شہرت حاصل کرنے اور اپنے سیاسی امیج کو اونچا کرنے کے لئے عاصمہ جہانگیر کسی بھی اوچھی حرکت سے گریز نہیں کرسکتی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وکلاء پینل کے چیئرمین نے اپنے ایک پریس ریلیز کے ذریعے کیا۔ انسانی حقوق کے نام پر آج تک اس نے سوائے فراڈ کے اور کچھ نہیں کیا ہے۔ جب اس کے قادیانی شوہر کی فیکٹری میں ہونے والے چائلڈ لیبر کی طرف اس کی توجہ دلائی جاتی ہے تو وہ اسے اپنے شوہر کا معاملہ قرار دیتی ہے اور مسلمانوں کی فیکٹری میں اگر کوئی واقعہ نہ رونما بھی ہو تو چائلڈ لیبر کا جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے سے گریز نہیں کرتی۔ توہین رسالت کے قانون، امتناع قادیانیت آرڈیننس سمیت آئین کی اسلامی دفعات پر تنقید کرکے وہ آئین، پاکستان، عدلیہ، سینٹ اور قومی اسمبلی کی توہین کی مرتکب ہوئی ہے۔ آج تک سوائے توہین رسالت کے مقدمات میں ملوث غیر مسلموں کی پیروی کرنے اور انہیں بیرون ملک فرار کرانے کے اس نے کوئی قابل ذکر کیس نہیں لڑا ہے۔ قانونی مہارت کے حوالے سے بھی اس کی کوئی قابل ذکر حیثیت نہیں ہے۔ حکومت عاصمہ جہانگیر کی سرپرستی ترک کردے اور اس پر کڑی نظر رکھے کیونکہ اس کی آج انسانی حقوق

بقیہ صفحہ ۱۵ پر

قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ

قادیانی بزر جمہر اس گمان میں تھے کہ پیپلز پارٹی کی پناہ لے کر وہ اس مقام تک پہنچ چکے ہیں کہ پاکستان میں ان کے اقتدار کا راستہ صاف ہو چکا ہے اور آئندہ انقلاب کی عنان ان کے ہاتھ میں ہوگی۔ مرزا ناصر احمد نے اپنے بیرونی رشتوں کو مضبوط کرنے کے لئے انگلستان اور افریقہ کا سفر کیا اور سر ظفر اللہ کی معرفت عالمی استعمار کے ان کے اہلکاروں سے پخت و پز کی جو افریشیائی ممالک میں انقلاب کی نیو اٹھاتے اور مختلف قوموں کے سیاسی قوئی کو اپنے مہروں کی وساطت سے شکار کرتے ہیں۔ مرزا صاحب کے اس سفر کا مصور کتابچہ شائع کیا گیا۔ اس کتابچہ میں نائیجیریا کی ایک مسجد کے دروازے پر کلمہ طیبہ سے محمد رسول اللہ بدل کر احمد رسول اللہ کندہ کیا گیا تھا۔ "چٹان" نے اس کی فوٹو اسٹیٹ شائع کی' تو ملک میں ایک غلغلہ پیدا ہو گیا۔ مرزائیوں نے اپنے روایتی کذب کی اساس پر فائدہ اٹھانا چاہا' لیکن جو چیز خود ان کی طباعت شدہ تھی۔ اس کی توجیہ و تعبیر میں آئیں بائیں شائیں کی گئی۔ مگر واضح طور پر اس تصویر کی تغلیط و تردید نہ ہو سکی۔ ایڈیٹر چٹان کو چیف سیکریٹری نے یاد کیا۔ اس نے کتابچہ دیکھ کر تصدیق کی کہ چٹان کا فوٹو اسٹیٹ درست ہے اور فرمایا کہ اس چیز نے صوبہ بھر میں ایک تحریک کی صورت اختیار کر لی ہے جس سے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد اور اس کی شوریٰ کے ارکان ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے' انہوں نے ماضی کے واقعات سے بے نیاز ہو کر اپنا کام جاری رکھا اور نجی محفلوں میں تاثر دیتے رہے کہ ملک کا انقلاب اب ان کے ہاتھوں ہوگا اور وہ ملک کی ہیئت حاکمہ ہوں گے۔ مرزا ناصر احمد نے ربوہ میں عسکری تربیت کا ڈول ڈالا اور جنگ کے تربیتی گھوڑوں کی نمائش پر انعامات کا اعلان کیا۔ اس غرض سے گھڑ دوڑ کی بنا ڈالی۔ اپنے پیروؤں سے ڈھائی کروڑ روپے طلب کیے اور اعلان کیا کہ رقم پانچ کروڑ ہو جائے گی اور یہ اس روپے کی پردہ پوشی کے لئے حیلہ تھا' جو عالمی استعمار کی معرفت ربوہ میں آرہا تھا۔ لیکن اس کا بڑا حصہ غیر ملکی بنکوں کی مد محفوظ میں تھا۔ مرزا ناصر احمد اور اس کے فرستادہ معتمدوں نے ملک بھر میں دام تزویر بچھا رکھا تھا۔ ان کے حوصلے اتنے بڑھ چکے تھے کہ ان کے فرستادہ مختلف قومی تنظیموں میں داخل ہو کر ان کی خبریں حاصل کرتے اور سیاسی تربیت پاتے تھے۔ اس زمانہ میں بعض سیاسی کارکنوں اور کئی ایک صحافیوں کو بالواسطہ و بلاواسطہ خرید کیا گیا۔ مرزائی اس حد تک بے لگام ہو چکے تھے کہ اپنی طاقت کے ہلکے ہلکے تجربے کرنے لگے۔ انہوں نے ۲۵؍ جنوری ۱۹۷۵ء کی صبح چونڈہ کی ایک مسجد میں گھس کر اس کے پیش امام کو زدو کوب کیا۔

ایک قادیانی العقیدہ نوجوان رفیق احمد باجوہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں اسٹوڈنٹس یونین کا صدر تھا۔ اس کی بصیرت نے قادیانیت کی سیاہ کاریاں دیکھ کر ابا کیا تو اس کو جان بچانا مشکل ہو گیا اس کے والد کو خلافت ربوہ کی طویل خدمات سے محروم ہونا پڑا وہ جان بچا کر اپنے گاؤں چونڈہ پہنچے تو انہیں وہاں قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بال بال بچ گئے۔ ادھر علاقائی افسروں کا عالم یہ تھا کہ مرزائیت کے رسوخ کی بدولت کوئی سی کارروائی کرنے سے معذور تھے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں ۱۸؍ جنوری ۱۹۷۴ء کو واہگہ سے چپ چاپ قادیان گئے۔ وہاں ہندوستان کی حکومت کے سیاسی نمائندوں اور انٹیلی جنس بیورو کے افسر اعلیٰ سے ملاقات کی۔ چٹان نے اسی زمانہ میں اس کا انکشاف کیا دوسرے کسی اخبار میں یہ خبر نہ آسکی۔ مولانا شمس الدین بلوچستان کی صوبائی اسمبلی میں ڈپٹی اسپیکر تھے۔ ان کی عمر ۴۹ برس تھی۔ اہل ربوہ نے قرآن پاک میں تحریف کی اور وہ نسخے بلوچستان میں تقسیم کئے گئے۔ تو اس کے خلاف جولائی ۱۹۷۴ء میں زبردست تحریک چلی۔ بارہ روز تک فورٹ سنڈیمن اور اس سے ملحق علاقہ نظم و نسق کے اعتبار سے معطل رہا۔ تقریباً ۴۰ علماء گرفتار کئے گئے۔ مولانا شمس الدین کو فوج کے زیر حراست میوند میں رکھا گیا۔ میر غلام قادر لسبیلہ نے ایک روایت کے مطابق آپ کو وزارت اعلیٰ کی پیشکش کی کہ نظم و نسق بحال کریں۔ آپ نے پیش کش کو ٹھکرا دیا اور اپنے اس مطالبہ پر قائم رہے کہ محرف قرآن کے تمام نسخے ضبط کئے جائیں اور قادیانی بلوچستان چھوڑ دیں۔ آخر صوبائی حکومت سپر انداز ہوگئی۔ اس نے محرف قرآن کے نسخے ضبط کر لئے اور قادیانیوں کو بلوچستان چھوڑنا پڑا۔ واقعہ یہ تھا کہ مسلمانوں کی تاب نہ لا کر قادیانی خود ہی بھاگ گئے کچھ لوگ کوئٹہ میں رہ گئے اس دوران میں مولانا منظور احمد چنیوٹی مکہ مکرمہ گئے اور وہاں رد قادیانیت کی غرض سے قراء صاحبان کے استاد مقرر ہوئے جو سعودی عرب کی طرف سے بطور مدرس افریقہ کی مختلف ریاستوں میں جا رہے تھے۔ ان کی مساعی جمیلہ سے سعودی عرب سے وہ تمام قادیانی بھاگ گئے جو ان کے علم میں تھے اور اسرائیل کی خدمت بجا لانے پر مامور تھے۔ مرزا ناصر احمد سیاسی چالوں میں مشغول رہا۔ اس نے جماعت احمدیہ کی ایک مجلس مشاورت کو خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ

"جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے فنڈ میں ۹ کروڑ ۵۹ لاکھ سے زائد کے وعدے ہو چکے ہیں۔ صرف انگلستان سے ڈھائی کروڑ کے وعدے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں نے ۴ کروڑ ۱۲ لاکھ ۴۵ ہزار ۴ سو ۷۵ روپے کے وعدے کئے ہیں۔ (الفضل ربوہ ۳۰ مارچ ۱۹۷۴ء)

ایڈیٹر چٹان نے ہر شمارے میں قادیانی امت کے سیاسی محاسبہ کو اپنا شعار بنالیا۔ حتیٰ کہ مرکزیہ مجلس اقبال کے جلسہ میں قادیانیت کے خلاف افکار اقبال کی روشنی میں ایک ایسی معرکہ آراء تقریر کی جس سے قادیانی ایوانوں میں تھرتھری مچ گئی۔ مرزائی اخباروں نے ایڈیٹر چٹان کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا کیا اور اقتدار کے خواب کی رو میں اتنی فحش وفاش گالیاں بکیں کہ ان کا ہر بول' مرزا غلام احمد کی قبر کا فاتحہ ہو گیا۔ شورش نے کہا کہ مرزا غلام احمد برطانوی اغراض کا روحانی بیٹا تھا۔ قادیاں مرزائیت کا مکہ' ربوہ اصطلاحی مرکز' تل ابیب تربیتی مرکز اور واشنگٹن اس کا بنک ہے۔ مکہ مکرمہ میں ۸ر اپریل کو رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام دنیا بھر کی ایک سو سے زائد اسلامی تنظیموں کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا۔ اس میں قادیانیت کو ملت اسلامیہ سے خارج قرار دیا گیا۔ اور اس سے متعلق دو ٹوک قرارداد منظور کی گئی کہ اس کا وجود برطانوی استعمار کا پروردہ ہے۔ اس نے مسلمانوں کے اجتماعی مفاد سے ہمیشہ غداری کی ہے۔ اس کے معابد و مراکز کی تعمیر اسلام دشمن طاقتیں کرتی ہیں۔ اس جماعت کے پیرو' نہ صرف یہ کہ محرف قرآن مجید شائع کرتے ہیں بلکہ عرب ریاستوں میں اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ موتمر میں فیصلہ کیا گیا کہ اس جماعت کا ہر میدان میں مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ انہیں اہم سرکاری عہدوں سے الگ کردیا جائے۔ اور ان سے وہی سلوک کیا جائے جو دوسرے باطل فرقوں سے کیا جاتا ہے۔ ایک سوالیہ جملہ تمام مندوبین کی زبان پر تھا کہ جب پاکستان نے اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا' تو حیفہ میں قادیانی مشن کیا معنی رکھتا ہے؟

مرزا ناصر احمد مسلمانوں میں ہیجان و اضطراب کے باوجود اپنی مہرہ بازی میں مشغول تھا۔ کبھی اس کے فرستادہ' ملک کی سیاسی تحریکوں اور تنظیموں میں شامل ہو کر ترپ کھیلنا چاہتے اور کبھی مسلمانوں کی مدافعت و مزاحمت' یا جوش و جواب کو پرکھنے کے لئے مختلف تجربے کرتے' جب انہوں نے محسوس کیا کہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی معرفت ملک کے اسلامی ذہن کو حسب منشاء قتل نہیں کرا سکے اور نہ سیاسی اصطلاح کے مطابق دایاں بازو پر جھاڑو پھری ہے' بلکہ منبرو محراب کی دینی فضا جو ان کی محاسب قوت ہے' پہلے سے کہیں تیز ہو رہی ہے' حتیٰ کہ اوقاف کی مساجد میں بھی ان کے خلاف وعظ ہوتے ہیں' تو وہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف ہو گئے' جیسا کہ اس سے پہلے عرض کیا خلیفہ ربوہ کی صدارت میں چند سبکدوش مرزائی جرنیلوں نے جمع ہو کر وزیر اعظم بھٹو کے قتل کی سازش کی۔ ان کے علاوہ بعض دوسرے لوگوں کو بھی قتل کرنے یا کرانے کا منصوبہ تیار کیا گیا۔

لیکن یہ سب چیزیں مولانا تاج محمود ایڈیٹر لولاک لائل پور کے مصدقہ ذرائع سے عوام تک پہنچتی رہیں' چٹان نے ان تمام عزائم کو اس شد و مد سے عوام کے سامنے رکھا کہ ربوہ حیران رہ گیا کہ اس کے اسرار درون پردہ تمام احتیاطوں کے باوجود چٹان اور لولاک تک کیونکر پہنچتے ہیں۔ کئی ایک قادیانی اسی شبہ میں ربوہ سے نکال دیئے گئے۔ لیکن ناصر احمد اندر خانہ اس غلط فہمی میں تھا کہ اس کی جماعت آئندہ پاکستان کی حکمران ہو گی۔ اس نے لاہور میں اپنی جماعت کو ہدایت دے کر وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال لاہور میں سیرۃ النبیؐ پر ایک جلسہ کروایا۔ اس کا صدر ایوبی دور کے ایڈووکیٹ جنرل راجہ سید اکبر کو بنایا۔ راجہ صاحب ایڈیٹر چٹان کے مقدمہ میں خصوصی شہرت حاصل کر چکے تھے۔ اس جلسہ سے قادیانیوں کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان مزاحم ہوں' تو ان سے معرکہ رچالیا جائے۔ اس غرض سے تمام قادیانی اپنے غنڈوں سمیت مسلح ہو کر آئے۔ لیکن قادیانی محاسبہ کمیٹی نے ان تمام نوجوانوں کو سختی سے روک دیا جو سیرۃ النبیؐ کی آڑ میں قادیانیت کی اس نمائش کو ناپسند کرتے اور راجہ سید اکبر کی صدارت سے بیزار تھے۔ مرزائیت کا یہ جلسہ صحرائی بونداباندی کی طرح گزر گیا۔ مرزائیوں نے اپنی شرارتوں کو اس حد تک طول دیا کہ ملک غلام مصطفیٰ کھر کی وزارت اعلیٰ سے سبکدوشی کو بھی مرزا ناصر احمد "معجزہ" گردانتے رہے۔ معلوم نہ ہو سکا کہ ان سے ناراضی کا سبب کیا تھا۔ ملک غلام مصطفیٰ کھر وزارت اعلیٰ سے الگ ہو کر کوٹ لکھپت کی طرف مزدوروں کے ایک مظاہرہ میں گئے' تو راجہ منور احمد ایم پی اے نے اپنی سرکاری حیثیت سے فائدہ اٹھا کر مرزائی نوجوانوں سے ان پر حملہ کرایا اور بری سے بری زبان استعمال کی۔

مرزائیوں نے ایک بڑا حوصلہ یہ کیا کہ ملک غلام مصطفیٰ کھر ایک دوست کے ہاں شادی میں لائل پور گئے' تو ان کے خلاف وہاں ہنگامہ برپا کرایا اور ہنگامہ کرنے والے تقریباً" سبھی نوجوان قادیانی تھے۔ ان نوجوانوں نے کھر صاحب کی موٹر پر پتھراؤ کیا۔ غرض ربوہ کی منصوبہ بندی کا خلاصہ یہ تھا کہ مختلف تجربوں کی ترازو میں تول کر مسلمانوں کا وزن معلوم کرلیا جائے کہ اب ان کی طاقت کیا ہے؟ اور وہ کس حد تک مزاحمت و مدافعت کرسکتے ہیں۔ اسی کا حصہ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ۲۹ر مئی کا سانحہ تھا۔ مرزا ناصر احمد کی شہ پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے لگ بھگ ایک سو طلبہ کو مرزائی غنڈوں نے اس بری طرح زدو کوب کیا کہ ڈیڑھ درجن طلبہ ہلکان ہو گئے اور جب گاڑی مرزا غلام احمد کے بزدلوں کی مشق ناز کے بعد لائل پور پہنچی' تو غم و غصہ کی ایک طوفانی لہر دوڑ گئی۔ دیکھتے آنکھوں شہر سے دس ہزار افراد پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی بھاری جمعیت کے ساتھ آگئے۔ انہوں نے نہایت تدبر و فراست سے صورت حالات پر قابو پایا' ورنہ

عوام کے جذبات آتش کدہ کے شعلوں کی طرح کھول رہے تھے۔

اس واقعہ کی تفصیلات یہ ہیں کہ ۲۲؍ مئی کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے ایک سو طلبہ سیاحت کی غرض سے پشاور جارہے تھے' تو ربوہ اسٹیشن پر انہوں نے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ ان طلبہ میں ایک دو طلبہ قادیانی تھے۔ انہوں نے ربوہ کے حسب ہدایت چٹ وڑ کی اور واپسی پر ان طلبہ کی پٹائی کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ جب ۲۹؍ مئی کو چناب ایکسپریس پشاور سے چلی' تو ربوہ کے اوباش تیار ہوگئے اور گاڑی کی آمد سے پہلے تقریباً" پانچ ہزار افراد لاٹھیوں' کلہاڑیوں' ہاکیوں' خنجروں' تلواروں اور پستولوں سے مسلح ہوکر پلیٹ فارم پر جمع ہوگئے۔ جب گاڑی ربوہ سے پہلے نشتر آباد کے اسٹیشن پر پہنچی تو اس کے قادیانی العقیدہ اسٹیشن ماسٹر نے ربوہ کے ہم عقیدہ اسٹیشن ماسٹر کو طلبہ کی بوگی کا نشان دیا اور تیاری کو مستعد کرنے کے لئے گاڑی کی روانگی میں تاخیر کی۔ پھر جب گاڑی ربوہ اسٹیشن پر پہنچی تو ان ہزار ہا افراد نے طلبہ کی بوگی پر حملہ کردیا۔ طلبہ نے وحشیانہ ہجوم دیکھ کر بوگی کے دروازے بند اور کھڑکیاں مقفل کرلیں' لیکن مرزائی درندوں نے دروازے اور کھڑکیاں توڑ ڈالیں' اندر گھس گئے اور تمام طلبہ کو بری طرح زدو کوب کیا۔ ۳۰ طلبہ سخت زخمی ہوئے۔ نشتر میڈیکل کالج یونین کے صدر ارباب عالم کو اس بری طرح پیٹا کہ وہ بے ہوش ہوگئے۔ ربوہ کے اسٹیشن ماسٹر نے سگنل ہونے کے باوجود گاڑی کو چلنے نہ دیا۔ وہ قادیانی غنڈوں کی حوصلہ افزائی کرتا رہا۔

نوائے وقت کے نامہ نگار کی روایت کے مطابق پچاس ساٹھ قادیانی سرگودھا سے سوار ہوئے کہ اس کارخیر میں حصہ لیں اور طلبہ کی نشاندہی کریں۔ ان حملہ آوروں میں تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ' بعض اساتذہ' اکثر دوکاندار اور کئی ایک قصر خلافت کے معتمدین تھے۔ انہوں نے طلبہ کی پٹائی کے علاوہ ان کا سامان چھین لیا اور مال غنیمت گردان کر لے گئے۔

دلچسپ پہلو یہ تھا کہ مرزائی اپنے ساتھ بازاری فطرت کی تین چار سو عورتیں بھی لائے تھے۔ جو طلبہ کی پٹائی پر تالیاں پیٹتیں اور رقص کرتی رہیں۔ جب گاڑی لائل پور پہنچی تو ایک طوفان بپا ہوگیا۔ مسلمانوں کا احتجاج کھول رہا تھا۔ مولانا تاج محمود ایکا ایکی اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ عوام کو صبرو تحمل کی تلقین کی اور طلبہ کو یقین دلایا کہ جو ضربیں انکے جسم پر لگی ہیں وہ مرزائیت کے تابوت میں آخری میخ ثابت ہوں گی۔ اور اب اس واقعہ کو کسی صورت نظرانداز نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ربوہ کے شعبدہ بازوں کو کیفرکردار تک پہنچا کر دم لیں گے۔ اسی وقت مولانا تاج محمود اور مولانا فضل رسول نے ایڈیٹر چٹان کو فون پر ان حالات سے مطلع کیا۔ ایڈیٹر چٹان نے اگلی صبح لاہور کے مقتدر علماء اور سیاسی زعماء کا اپنے دفتر میں اجلاس بلوایا۔ اس بھرپور اجلاس میں دھواں دھار تقریریں ہوئیں اور اس امر کا فیصلہ کیا گیا کہ دو روز میں سرکردہ علماء کو بلوا کر طے کیا جائے کہ آئندہ اقدام کیا ہو اور مرزائیت کو اس کے حقیقی مقام پر کیونکر پہنچایا جاسکتا ہے۔ لائل پور کے علماء و زعماء اور مقامی انتظامیہ (ڈپٹی کمشنر اور پولیس سپرنٹنڈنٹ) نے عوام کے مشتعل جذبات کو ٹھنڈا کیا۔ چناب ایکسپریس زخمی طلبہ کو لیکر ملتان روانہ ہوگئی۔ وہاں مجروحین کو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ اپنے ساتھی طلبہ کو دیکھ کر دوسرے طلبہ کو سخت غصہ آیا۔ انہوں نے قادیانی طلبہ کو زغہ میں لے کر طارق ہوسٹل اور ایبے سینا ہوٹل سے ان کا سامان باہر نکال کر آگ لگادی۔ پھر مبشر میڈیکل ہال اور شبستان ہوٹل پر حملہ کردیا اور کچھ نقصان پہنچایا۔ لیکن پولیس نے دونوں اداروں کو بچالیا۔ اگلے روز (۳۰ مئی کو) سانحہ ربوہ کی خبر اخبارات کے ذریعہ ملک میں پھیل گئی' تو ہر جگہ مرزائیت کے خلاف لہر پیدا ہوگئی۔ اور قدیم مطالبہ میں گونج پیدا ہونے لگی کہ مرزائی مسلمانوں کا حصہ نہیں۔ انہیں خارج از اسلام قرار دے کر علیحدہ اقلیت قرار دیا جائے۔ راقم نے ۳۱؍ مئی سے ۶ ستمبر تک جب مرزائیت کو نیشنل اسمبلی نے اسلام سے خارج قرار دے کر علیحدہ مذہب قرار دیا۔ اس تحریک کے متعلق تاریخ وار ایک اشاریہ مرتب کیا تھا۔ جس سے واقعات کی رفتار کے علاوہ عوام کے جذبات کا اندازہ ہوسکتا ہے کہ مسلمانوں نے اس جدوجہد میں کیونکر کامیابی حاصل کی اور مرزائیوں کے جماعتی وجود کا تعین کیونکر ہوا۔ تمام روزنامچہ من وعن درج ذیل ہے۔

۳۱ مئی تمام صوبے میں ۳۰ مئی کو ربوہ کے واقعہ پر زبردست مظاہرے ہوئے۔ اکثر شہروں میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ کئی جگہ قادیانیوں کے متعدد مکانوں اور دکانوں کو نذر آتش کیا گیا۔ پولیس نے اکثر جگہ لاٹھی چارج کیا۔ آنسو گیس پھینکی اور بعض جگہ فائرنگ کی' جس سے کئی افراد زخمی ہوگئے' بعض شہروں میں اکثر مظاہرین گرفتار کئے گئے۔ ہر جگہ ربوہ کو کھلا شہر اور مرزائیوں کو علیحدہ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ حکومت سے کہا گیا کہ اس سانحہ کی عدالت عالیہ کے کسی جج سے تحقیقات کرائی جائے۔ سرگودھا میں تمام کاروبار بند رہا۔ تاجر' طلبا' مزدور اور شہری سڑکوں پر نکل آئے۔ مرزائیوں کی دکانوں پر پتھراؤ کیا گیا۔ انہوں نے اپنی دکانوں سے ہجوم پر فائرنگ کی۔ بعض طلبہ کو پکڑ کر جبس بیجا میں رکھا۔ زدو کوب کیا اور شدید زخمی کردیا۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے وکلاء نے سانحہ ربوہ کے خلاف زبردست احتجاجی جلوس نکالا۔ جس کی قیادت بار کے صدر چوہدری محمد اکبر چیمہ ایڈووکیٹ نے کی۔ قاری عبدالسمیع' رانا ظہور احمد' مفتی محمد طفیل گوندی اور دوسرے راہنماؤں نے مختلف احتجاجی اجتماعات سے خطاب کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا وہ سانحہ ربوہ کے تمام مجرموں کو گرفتار کرے اور قرار واقعی سزا دلوائے ورنہ حالات کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ پولیس نے ربوہ کے اسٹیشن پر حملہ کرنے والے ستر قادیانیوں کو گرفتار کرکے سرگودھا جیل بھیج دیا۔

باقی آئندہ

does not come, (2) Consensus of Ahle Sunnat is that the last revivalist of the last century will be Hazrat Masih Ibn Mariam, Allah's mercy on him and (3) Agreeing with the Jews and the Christians, Mirza says that the fourteenth century (AH) is the last era of the world.

But with the advent of the fifteenth century (AH) the third point of Mirza is contradicted and is void because as per prophetic revelation, a revivalist must come in the fifteenth century; and when the sixteenth century starts a revivalist will again come and so on, till in the last century, the last revivalist will be Masih Ibn Mariam. This proves that Mirza's claim in the fourteenth century that he is the promised Masih is false. Mirza proved to be a liar in his contention.

Proof No. 3: Masih Ibn Mariam shall live for forty years in the world

"It is in the Hadith that Hazrat Masih, peace be on him, shall live in the world for forty years".

(Ref: *Haqiqat-un- Nubuwwah,*, p.192, Author: Mirza Mahmud Ahmad, son of Mirza Ghulam Ahmad). *Ref. No.21.*

Mirza Ghulam Qadiani in his book, *Nishan-e-Aasmani,* quoted a couplet from Shah Niamat Ullah Wali and conveniently fitted its contents upon himself:

تا چہل سال اے برادر من
دور آں شہسوار می بینم

"Till forty years, O brother mine,
Era of that Cavalier I see".

"From that day, the Imam (here Mirza calls himself Imam; in the couplet he calls himself Cavalier) will reveal his self, as one who is divinely inspired. He will have a life of forty years thereafter. Now let it be clear that this humble has been commissioned for preaching the truth by special revelation in fortieth year of his life and has been given a good news that "Thine age is up to eighty years or thereabout". Therefore, by this revelation, my preaching commission is proved to last 40 years, out of which full ten years have already passed".

(Nishan-e-Aasmani, p.14; Roohani Khazain Vol. 4, p.374). Ref. No.22.

Respected Readers: Mirza wrote this booklet, *Nishan-e-Aasmani,* in June,1892, as is written on its title page. Mirza acknowledged that 10 years had already passed and 30 more years remained for him to live (to complete the forty-year Commission of the promised Masih). In other words, Mirza should have lived up to the year 1922, but Mirza died in 1908. So his claim of being promised Masih was a lie and his revelation of living for the said forty years was a hoax.

Proof No. 4: Masih Ibne Mariam, Allah's Mercy on him, shall marry.

Hadith Shareef has it that Masih Ibn Mariam, Allah's mercy on him, shall marry. (Ref. *Mishkat, p.480).* Mirza Qadiani while mentioning the above Hadith in his book, *Nishan-e-Aasmani,* writes:

"For corroboration of this prediction (Viz., Mirza's illusory, 'heavenly Nikah with Muhammadi Begum), the holy Prophet of Allah has also previously predicted that the promised Masih will take a wife and have children. Now it is obvious that this mention of marriage and children normally bears no significance because every one generally marries and has children. There is no excellence in it. But here marriage means special marriage as a token and by children is meant special children for which the prediction of this humble self is there. It looks as if the Prophet of Allah صلی اللہ علیہ وسلم is answering here the doubts of those black-hearted unbelievers that these sayings will certainly be fulfilled".

(Zamimah Anjam-e-Atham, p.53; Roohani Khazain Vol.11, p.337). Ref. No.23.

Mirza wrote this in 1896. By that year, Mirza had married twice and had children from them but those were according to Mirza ordinary marriages, which had no excellence. The one that had to be excellent as a token and which was predicted by the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم never took place. Thus it is proved that according to the noble saying of the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم Mirza Ghulam Ahmad Qadiani was not the promised Masih.

OOO

night the attention was towards that end, a revelation dawned in the night that: "I answer the call of a caller". For saints, it is in the acceptance of invocations that supernatural excellence lies. The rest are its off-shoots"

(Malfoozat,Vol.9, p.268). Ref. No.17.

PART 4

MIRZA QADIANI AND PROMISED MASIH

Who is promised Masih ?

He is Masih Ibn Mariam about whom it has been pledged to the Ummah that he would come into the world in its last era.

Thus, Mirza Qadiani writes:

"This is not a hidden matter that the prediction for Masih Ibn Mariam coming again is a prediction of the first grade that has been acknowledged by everybody, unanimously. Out of all the divinations, recorded in books of Traditions, this one is proved to be matchless. Among the 'Tawatur'. Category, first place is occupied by it. Injil (Gospel) also confirms this".

(Izala-e-Auham, p.557; Khazain, Vol.3, p.400). Ref. No.18.

Proof No. 1: Mirza is not the promised Masih

Mirza himself wrote that, "Neither I am the promised Masih, nor Masih Ibn Mariam; therefore, he who calls me 'Promised Masih', lacks intellect and one who calls me Masih Ibn Mariam is a knave and a first class liar".

Says Mirza:

"Humble solicitation before learned men of India. O brethern-in-faith, and theologians of inviolable religious law: Listen, you people, my submissions attentively. The claim of 'Maseel-e-Masih', (Likeness of Masih) which this humble self has made, has been misunderstood by some erratic people as the "Promised Masih". Maseel-e-Masih claim is not a new claim that you are listening today from my mouth, but it is the same previous Revelation which I received from Allah, the Exalted, and which I wrote very specifically at several places in *Braheen Ahmadiya* after whose publication more than some seven years should have elapsed by now. Certainly I have not made this claim that I am Masih Ibn Mariam. Any person who blames me for this is an outright liar and a false accuser because continuously for the past seven, eight years I have been notifying that I am 'Maseel-e-Masih".

(Izala-e-Auham, p.190: Roohani Khazain, Vol.3,p.192). Ref. No.19.

Result: The outcome of the above two statements of Mirza is crystal clear, viz.

(a) because the Masih whose coming has been promised is Masih Ibn Mariam, and
(b) because Mirza has not claimed to be Masih Ibn Mariam;
therefore, Mirza Qadiani is not the promised Masih. On the contrary whosoever calls him Masih Ibn Mariam or the promised Masih is an outright liar and false accuser.

Proof No. 2: Mirza Qadiani did not come in the Last Era

Hazrat Masih Ibn Mariam, peace be on him, will come in the last era of the world and will be the revivalist of the last century. Acknowledging this fact, Mirza quotes a holy Hadith:

"On the head of each century, God will commission a person who will revive His Deen for the Ummah.................And any variation in the utterance of صلی اللہ علیہ وسلم is impossible ... and this is a unanimous point among Ahle-Sunnat that the last revivalist of the Ummah shall be the promised Masih who will appear in the last era. Now the issue that needs to be ascertained is whether the present time is the last era or not? Both the Jewish and Christian communities agree that this is the last era. Ask them if you wish".

(Haqiqat ul Wahi, p.193; Roohani Khazain, Vol.22, pp.200-201). Ref. No.20.

Respected Readers: Mirza has said here three things: (1) Holy Hadith has it that at the start of each century a revivalist will come and that it is impossible that a century starts and the Revivalist

of this humble self, are from Your side then reveal them in such a manner that it becomes a conclusive proof for the mankind and shuts the mouth of the inwardly blind envious people. And O God, if these predictions are not from Thine side then perish me with disgrace because I failed to attain my objective. Therefore, if in Your View, I am a driven outcast, accursed charlatan and one-eyed anti-Christ impostor, as my opponents have thought of me and that Benevolence of Yours is not with me which was with Your servant Ibrahim, and with Ishaq, and with Ismail, and with Yaqoob, and with Moosa and with Dawood, and with Masih bin Mariam, and with محمدرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم the best of all prophets and with the eminent saints of the Ummah, then efface me and annihilate me contemptuously making me a target of never ending imprecations, curses, and make all my enemies happy and accept their prayers."

(Majmua-e-Ishtiharat: Vol. 2, pp. 115-116).Ref. No.16.

Result: Despite these heartrending entreaties and self-accursements, Allah did keep Mirza deprived of Nikah with Muhammadi Begum, Ahmad Baig's elder daughter, until Mirza breathed his last; nor was Atham drawn into fatal tortures. This proves that these predictions were not from Allah's side and therefore Mirza's prayer was accepted that "if these predictions are not from Your Side then perish me with disgrace." Therefore according to his own statement, Mirza was "a driven outcast, accursed charlatan and one-eyed anti-Christ impostor," and "a target of never ending imprecations, and curses."

Invocation No. 2

In his poster, *"Aakhri Faisla with Maulvi Sanaullah Amritsari,"* Mirza wrote:

"I invoke Allah: O my Master, All-seeing, All-Powerful, Who is also All-knowing and All-Aware and Who is also conscious of spiritual conditions of my heart that if this claim of promised Masihship is a false imputation from the side of a base self and if I am in Your Eyes a liar, mischief-monger, imputing false attributes to my own self, as my day and night routine, then, O my dear Master, I pray to Your Exalted Audience with all possible humility that destroy me in the lifetime of Maulana Sanaullah and let my death make him and his Jamaat happy."

(Majmua-e-Ishtiharat, Vol.3, pp. 578-579). Ref. No.8.

Result: Allah accepted this invocation of Mirza also and Mirza died in the lifetime of Maulana Sanaullah, which proved that Mirza was "a liar and mischief-monger imputing false attributes," and this was his "day and night routine."

Invocation No. 3

In this very poster Mirza wrote:

"Holding the garment of Your Sanctity and Mercy, I supplicate in Your Lofty Audience to bring out true decision between me and Sanaullah and whosoever is really a liar and mischief-monger in Your Eye, then carry him off from this world in the very lifetime of the one who is truthful, or involve him in such a severe affliction as is like death. O, my dear Master, do in this very manner. *Aameen thumma Aameen."*

﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ﴾ آمین

In the end, my request to Maulana Sahib is that he should print all this writing in his periodical and may write underneath whatever he wants to write. Now, decision rests in Allah's Hands."

(Ibid.)

Result: This invocation of Mirza was also accepted by Allah, the Exalted, because exactly after one year and ten days. Mirza went into the grave and Maulana saw him go.

Proved: Mirza was an impostor and arch-liar in the Eyes of Allah. Maulana lived full forty-one years after Mirza.

Further Proof: In *'Malfoozat-e-Mirza,* Vol. 9, p.268, Mirza said:

"These are amazing wonders of times. When we go to sleep there is not a thought whatsoever, till suddenly there occurs a revelation, which is accomplished on its time only. No week or ten-days go blank without some Divine token. What has been written about Sanaullah, actually that is not from our side, but from Allah's side its groundwork has originated. Once, our attention had turned towards it and when at

VERDICT ON QADIANIS

A Logical Approach

(SPECIAL PRESENTATION FOR THE YOUNG MEN OF TODAY)

By:
MAULANA MUHAMMAD YUSUF LUDHIANVI

Translated By
K.M. SALIM

Edited By
DR. SHAHIRUDDIN ALVI

Proved: Mirza, a liar.

Prediction No. 7

Mirza Qadiani wrote a letter to Qazi Nazar Hussain, Editor of *Qul Qul*, Bijnore, India. It was published in the Qadiani newspaper, *Badr*, dated 19th July, 1906. Its extract is given below:

"My work for which I am standing in this ground is none other than that I will shatter the pillar of 'Isa-worship' (i.e. Jusus-worship) and will spread monotheism instead of Trinity and exhibit the eminence and dignity of the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم to the world. Hence, if even crores of signs may appear from me but this real work does not come to pass through me, then I am a liar. Therefore, why is the world hostile to me and why does it not see my accomplishments? If I succeed in doing that work in Islam's support which ought to be done by the promised Masih and the promised Mahdi, then I am truthful and if nothing is achieved and I am dead, then let all be witness that I am a liar."

(Akhbar Badr, Qadian Number, Vol. 29, p.4, dated July 2-19, 1906; Qadiani Mazhab Section 7, No.39) Ref. No. 15.

Mirza's prediction came true. He died and nothing was achieved. The world saw the finale of this fake sire. Eighty-five years have passed since his death and "the pillar of Isa-worship" has not yet crumbled; faith in Trinity has not yielded to monotheism; and Christianity has seen no impediments; only Mirza's loquacity has gone bottom-side up! His ravings only helped to spiral a greater ascendency for the Christians.

In consequence the world must go on calling Mirza, as he wished to be called, a liar, a liar, a liar till his Day of Reckoning!

PART 3

SOME INVOCATIONS OF MIRZA WHICH WERE ACCEPTED IN ALLAH'S AUDIENCE

Invocation No.1

In his published notification dated October 27, 1894, Mirza wrote:

"In the end I beseech you, O God Almighty, All-knowing, if these predictions of mine, that Atham shall be drawn into fatal tortures and that Ahmad Baig's elder daughter shall ultimately come into Nikah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ نمبر۱۲

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین، آپ کی دلچسپی کیلئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کرسکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کیلئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ہر شمارہ کا حل ہمیں شمارہ مارکیٹ میں آنے کے دس دن بعد تک موصول ہو جانا چاہیے۔

سوال نمبر۱..... مرزا غلام احمد قادیانی نے کشف میں اپنے آپ کو خدا کی حیثیت سے دیکھا اور اس نے اس پر یقین بھی کیا کہ وہ خدا ہے اس کا یہ کشف قادیانیوں کی کس کتاب میں درج ہے؟

سوال نمبر۲..... مرزا غلام احمد قادیانی اپنے باپ کی پنشن ہضم کر گیا تھا یہ واقعہ خود مرزا کی بیوی نے بیان کیا۔ کیا آپ اس کتاب کا نام بتا سکتے ہیں جس میں یہ واقعہ درج ہے؟

سوال نمبر۳..... مرزائی آج کل جس ٹی وی چینل کو اپنی تبلیغ کے استعمال کر رہے ہیں اس کا نام بتائیے؟

اہم ہدایات:

۱..... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کر کے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲..... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳..... ہر شمارہ کا حل اس سے ایک شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

شمارہ ۲۲ کے جوابات

۱..... اسلام آباد

۲..... سجاح بنت حارث

۳..... حضرت مولانا محمد حیاتؒ

ٹوکن شمارہ ۲۵ سلسلہ نمبر۱۲

نام ________________

ولدیت ________________

مکمل پتہ ________________

____

ذاتی مصروفیات ________________

____

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین

کے زیراہتمام سالانہ ردقادیانیت وردعیسائیت کورس

۱۰ تا ۲۸، شعبان (۱۴۱۶ھ) 2 تا 20 جنوری 1996ء

بمقام: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) جسمیں

- ★ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
- ★ حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی
- ★ حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی
- ★ حضرت مولانا عبدالطیف مسعود
- ★ حضرت مولانا زاہد الراشدی
- ★ حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی
- ★ حضرت صاحبزادہ طارق محمود
- ★ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
- ★ جناب الحاج اشتیاق حسین
- ★ جناب محمد متین خالد (ایم اے، ایل ایل بی)
- ★ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی
- ★ حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی

اور دیگر ماہرین فن لیکچرز دیں گے۔

کورس میں شرکت کے لئے درجہ رابعہ یا اس سے اوپر میٹرک یا اس کے اوپر کی تعلیمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔
کورس میں علماء، خطباء، طلباء، ملازمین تمام طبقہ حیات سے وابستہ حضرات شرکت کر سکتے ہیں
شرکاء کو کاغذ۔ قلم۔ رہائش۔ خوراک عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور ڈیڑھ صد روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔ (موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔)
کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائے گا اور کامیاب شرکاء کو اسناد دی جائینگی۔
وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آجائینگے ان کو رہائش۔ خوراک کی سہولت دی جائیگی البتہ تعلیم 10 شعبان کو شروع ہوگی۔
آج سے ہی تمام بہی خواہان مجلس، دینی تعلیم کے دلدادہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کوشش شروع فرمائیں اور ذیل کے پتہ پر درخواستیں سادہ کاغذ پر بھجوائیں۔

نام ________________ ولد ________________
مکمل پتہ ڈاک ________________________________
تعلیم ________________ پیشہ و دیگر کوائف ارسال کریں۔

درخواستوں کے لئے پتہ (حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون: 40978